يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ

كتاب الجمعه

امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی

(رحمہ اللہ صاحب السنن 215-303ھ)



ترجمہ، تحقیق، تخریج، فوائد ومسائل
شیخ محمد حسین میمن حفظہ اللہ
خادم السنۃ النبویۃ الشریفۃ

تقریظ
فضیلۃ الشیخ عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

فہرست مضامین

- عرضِ ناشر 7
- تقریظ 11
- امام نسائی رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی 13
- جمعہ کے دن کی فضیلت 30
- سب سے پہلے جمعہ کہاں قائم کیا گیا؟ 34
- جمعہ سے پیچھے رہنے والوں پر سختی کا بیان 34
- اس شخص کا کفارہ جو بغیر عذر جمعہ چھوڑ دیتا ہے 38
- جمعہ کے دن کی فضیلت 39
- جمعہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھنے کا حکم 40
- جمعہ کے دن مسواک کرنا 42
- جمعہ کے دن غسل کرنا 43
- جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے 49
- جمعہ کے دن غسل نہ کرنے کی رخصت 50
- جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت 53
- جمعہ کے لیے اچھی حالت اختیار کرنا 54
- جمعہ کے لیے پیدل جانے کی فضیلت 58

❁ جمعہ کے دن فرشتوں کا مسجد کے دروازے پر بیٹھنا اور جمعہ کو جلدی جانا اور اس
کی فضیلت کا بیان 60
❁ جمعہ کا وقت 66
❁ گرمی میں جمعہ کو تاخیر کرنا (کیسا ہے؟) 69
❁ جمعہ کے دن اذان کا بیان 70
❁ کوئی شخص جمعے کے دن آئے اور امام نکل چکا ہو تو وہ بھی دو رکعت نماز پڑھے 73
❁ جمعہ سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا جب امام منبر پر ہو 74
❁ خطبہ میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ 75
❁ امام کا خطبہ میں کھڑا ہونا 77
❁ امام کتنے خطبے دے؟.. 78
❁ دو خطبوں کے درمیان بیٹھ کر فاصلہ کرنا 79
❁ خطبہ کیسا ہونا چاہیے؟ 81
❁ جمعہ میں کلام کرنا 84
❁ خطبہ کے دوران قراءت کرنا 85
❁ جمعہ کے روز (خطبہ سننے کے لیے) امام سے قریب ہو کر بیٹھنا.............. 87
❁ جمعے کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کی ممانعت جبکہ امام منبر پر ہو 89
❁ جمعہ کو خطبے کے لیے خاموش ہونا 90
❁ جمعہ کے خطبہ کے دوران خاموش رہنا اور لغویات کو ترک کرنے کی فضیلت .. 91
❁ منبر سے اترنے کے بعد کھڑے ہو کر باتیں کرنا.................................. 93
❁ جمعہ کی رکعتوں کی تعداد 94
❁ نماز جمعہ میں سورۃ الجمعہ اور سورۃ المنافقین پڑھنا 96

- نماز جمعہ میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" اور "هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ" کی تلاوت کرنا 98
- جس نے جمعہ کی نماز سے ایک رکعت پالی 99
- جمعہ کی نماز کے بعد کتنی سنتیں ہیں؟ 101
- جمعہ کے روز دعاؤں کی قبولیت کی گھڑی 104

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ، أَمَّا بَعد!

اللہ عزوجل نے لوگوں کی رشد و ہدایت کے لیے انبیاء ورسل دین حق کے مبلغ اور داعی بنا کر بھیجے۔ ان کے مخالفین راہ حق سے برگشتہ کرنے کے لیے ہر طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرتے رہے۔گمراہی وضلالت سے بچنے اور راہ ہدایت پر مستقیم رہنے کا ہر دور میں ایک ہی اصول اور ضابطہ رہا کہ اللہ تعالیٰ کے فرامین کی تعمیل اور اُس وقت کے پیغمبر کا اتباع کیا جائے۔ اللہ کے ہر پیغمبر علیہ السلام کی اس دعوت کو قرآن نے بیان کیا ہے: ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ﴾ (آل عمران: 50) ''اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔'' خاتم النّبیین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے بھی وحی کی اتباع کو راہ حق پر قائم رہنے اور گمراہی سے تحفظ کا ضامن قرار دیا۔

((تَرَكْتُ فِيكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهِ .)) (مؤطا مالك : 321/2)

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک ان کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے گمراہ نہیں ہوگے: ایک اللہ کی کتاب، اور دوسرے اس کے رسول کی سنت۔''

اہل اسلام کو اس پر عمل کی دعوت دی گئی ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے آپ کو قولاً وفعلاً قرآن و حدیث کے سانچے میں ڈھال دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو عزت وشرف

سے نوازا اور ان کے ایمان کو نمونہ قرار دیا۔

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا﴾ (البقرۃ: 137)

''پس اگر وہ اس چیز پر ایمان لائیں جس پر تم ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ ہدایت پا گئے۔''

دین و دنیا کے تمام امور کو کتاب و سنت کے تناظر میں دیکھنا ضروری ہے۔ ہماری زندگی کے تمام معاملات کا حل اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی احادیث مبارکہ میں موجود ہے۔ امت مسلمہ کے افتراق و انتشار کا سبب کتاب و سنت سے دوری ہے ؏

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہوکر
اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہوکر

نتیجتاً یہ خلیج بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ حالانکہ فی زمانہ ہر زبان میں قرآن کے تراجم و تفاسیر اور کتب احادیث کے مختلف زبانوں میں ترجموں نے ایک عام انسان کے لیے کتاب و سنت تک رسائی کو آسان بنا دیا ہے۔ اہل علم نے ہر دور کے تقاضوں کے مطابق عوام الناس کی راہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ محدث الامام ابوعبد الرحمٰن بن شعیب النسائی (متوفی: 303ھ) کی عظیم الشان تصنیف ''**کتاب الجمعه**'' بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ کتاب چونکہ عربی زبان میں تھی تو اس کا اردو ترجمہ اور احادیث کی علمی تحقیق و تخریج اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل و کرم سے ''ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز'' نے خوبصورت انداز میں شائع کی ہے تاکہ اُردو خواں طبقہ اس سے استفادہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ فضیلۃ الشیخ محمد حسین میمن حفظہ اللہ کو جنہوں نے اس عظیم کتاب کا سلیس اردو ترجمہ اور علمی تحقیق و تخریج کی ہے۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں جن کی محنت اور لگن سے یہ کام منظر عام پر آیا۔ کتاب اگرچہ مختصر ہے لیکن فوائد سے خالی نہ تھی، پس جذبۂ خدمت حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اور یوم الجمعہ کی فضیلت اور پھر نماز جمعہ کی اہمیت کے پیش

نظر اس کی طباعت کا اہتمام کیا گیا ہے۔

آخر میں ہم اپنے محسن اور مربی فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی ﷾ کے انتہائی شکر گزار ہیں جو اپنی مصروفیات کے باوجود ادارہ کی سرپرستی کر رہے ہیں، ان کی ترغیب، تشجیع اور اشراف کا ہی نتیجہ ہے کہ کتب حدیث زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر منصۂ شہود پر آ رہی ہیں۔ کثر اللّٰہ أمثاله فی العالم .

میں اپنے سینئر ایڈوائزر حافظ حامد محمود الخضری کے لیے بھی دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت اور ایمان کی زندگی بخشے کیونکہ وہ روزِ اوّل سے ادارہ میں اخلاص کے ساتھ ہمارے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔

ممبران ادارہ جناب ابو یحییٰ محمد طارق جاوید، منصور سلیم، میاں سجاد، محمد ناظر سدھو، ظفر اقبال، محمد نادر، فیصل جاوید، فیصل خان، اسجد محمود منج، اختر علی، شوکت حیات، انتسار احمد، وحید احمد، زاہد حسین چھیپــــــہ، مشتاق احمد، سید ولید حسین، ماسٹر الطاف حسین، عندلیب، عدنان عارف، نجم الثاقب اور ادارہ کی مجلس شوریٰ جناب محمد شاہد انصاری، حاجی نوید آصف، شمشیر اشرف، محمد اکرم سلفی، مرزا ذاکر احمد اور ابوطلحہ صدیقی کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ جن کے تعاون سے کتب حدیث کا کام جاری و ساری ہے۔

جناب انکل ابو مؤمن منصور احمد، محمد رمضان محمدی اور محمد سلیم جلالی حفظہم اللہ (اسلامی اکادمی) کی تمام کوششیں اللہ عزوجل اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، کیونکہ ان کے تعاون سے ان کتابوں کی اشاعت ہو رہی ہے۔

جناب ابوحفص محمد حسن خان صاحب نے دیدہ زیب و جاذب نظر کمپیوٹر ڈیزائننگ کی، اللہ تعالیٰ اُن کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔

اللہ کے حضور سربسجود ہوکر دعا گو ہیں کہ وہ اس کتاب کو ہم گنہگاروں کی نجات کا

ذریعہ بنائے کہ اس کی رحمت بے کنار ہے۔ اللہ عزوجل اس عظیم کام خدمتِ حدیث کو ہمارے، ہمارے والدین، دوست احباب، معاونین و مساھمین اور ہمارے اساتذہ کرام کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ.

وکتبہ

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

رئیس: ادارہ انصارُالسُّنّہ پبلیکیشنز لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

الحمد للّٰه وكفى والصلوٰة والسلام على رسول اللّٰه وبعد!

"کتاب الجمعه" حدیث کا ایک مختصر مگر انتہائی معتبر اور قابل قدر مجموعہ ہے۔ یہ قرن ثالث کے عظیم محدث امام ابوعبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی الشھیر بـ "النسائی" کی تصنیف لطیف ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام دارقطنی کو کئی مرتبہ یہ کہتے سنا:

"أبوعبد الرحمٰن مقدم على كل من يذكر بهذا العلم من أهل عصره." (معرفة علوم الحديث: 83)

''ابوعبدالرحمٰن اپنے قابل شمار معاصر علمائے حدیث میں سب پر مقدم ہیں۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وكذلك أثنى عليه عشير واحد من الأئمة وشهدوا له بالفضل والتقدم في هذا الشأن" ''بہت سارے ائمہ نے ان کی تعریف کی ہے، اور علم حدیث میں آپ کی فضیلت و امامت کی شہادت دی ہے۔''

سنت کے اس عظیم دفتر کو جزء ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جزء سے مراد وہ کتاب ہے، جس میں ایک موضوع سے متعلق تمام احادیث جمع کی جائیں تاکہ اس کا احاطہ ہوجائے۔ جیسے امام بخاری رحمہ اللہ کی "جزء رفع اليدين في الصلوٰة" اور امام نسائی کی کتاب "كتاب الجمعة" وغیرہ۔

کتاب ہذا مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ جامعیت کا نمونہ ہے، جو قطعاً مخل فی الفہم

نہیں ہوتا، کتاب الجمعہ اگرچہ سنن الصغری اور سنن الکبریٰ للنسائی میں موجود تھی لیکن یوم الجمعہ کی فضیلت اور صلاۃ الجمعہ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے "کتــــاب الــجـمعة" علیحدہ سے تصنیف فرمائی۔ جس میں جمعہ کے دن کی فضیلت، ترکِ جمعہ پر وعید، جمعے کے دن کرنے والے کام، جمعۃ المبارک کے سنن و آداب اور دیگر مسائل مہمہ متعلقہ بالجمعہ بڑے عمدہ اور نفیس انداز میں ترتیب دیے۔ یہ بات کتاب الجمعہ پڑھنے والوں اور اس پر تدبر وتعمق کرنے والوں پر بالکل عیاں ہے۔

قارئین کرام! یہ جزء اپنے تمام تر مبارک عمل کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ الأخ فی اللّٰہ ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی حفظہ اللہ جو دیارِ غیر کے کبار دُعاۃ میں شمار ہوتے ہیں، پاک و ہند میں بھی وہ تعارف کے محتاج نہیں۔ وہ عرصہ دراز سے حدیث رسولؐ کی خدمت میں مصروف عمل ہیں، اہل علم اور بالخصوص طالبان حدیث سے محبت، ان کی شخصیت کا انتہائی نمایاں پہلو ہے۔

کتاب الجمعہ کا یہ سلیس ترجمہ اور علمی فوائد وتعلیقات ان کی مساعی جمیلہ کا ایک گراں قدر حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر جزیل عطا فرمائے۔

اللہ عزوجل ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز کو قرآن وسنت کی اشاعت کے لے منارِ نور بنادے اور اسے قائم و دائم رکھے، نیز ان مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور اس مبارک علمی ذخیرے کو قیامت تک کے لیے صدقہ جاریہ بنادے اور اللہ تعالیٰ کے عباد و بلاد کی منفعت کا ذریعہ بھی۔ واللّٰہ ولی التوفیق والسداد

وصلى الله على نبينا محمد وبارك وسلم

وكتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

امام نسائی رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی

نام ونسب اور کنیت:

آپ کا نام احمد اور کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے، سلسلہ نسب یوں ہے: احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار بن نسائی الخراسانی۔ ❶

ولادت:

آپ کے سن پیدائش میں اختلاف ہے، بعض نے (214ھ) اور بعض نے (215ھ) بیان کیا ہے۔ ❷

خود امام نسائی سے منقول ہے کہ میری پیدائش اندازاً (215ھ) کی ہے، اس لیے کہ (230ھ) میں، میں نے پہلا سفر قتیبہ بن سعید کے لیے کیا اور ان کے پاس ایک سال دو مہینے اقامت کی۔ ❸

ابن یونس مصری کہتے ہیں: امام نسائی بہت پہلے مصر آئے، وہاں پر علماء سے احادیث لکھیں، اور طلبہ نے آپ سے احادیث لکھیں، آپ امام حدیث، ثقہ، ثبت اور حافظ حدیث تھے، مصر سے ماہ ذی القعدۃ (302ھ) میں نکلے اور دوشنبہ کے دن 13 صفر 303ھ فلسطین میں آپ کی وفات ہوئی۔ ❹

❶ التذكرہ: 2/ 241، طبقات الشافعيه2/ 83.

❷ حسن المحاضره السيوطى 147/1، شذرات الذهب : 240/2.

❸ تهذيب الكمال 1/ 338، سير أعلام النبلاء 14/ 125.

❹ تذكرة الحفاظ 2/ 701، السير 14/ 133، الحطة فى ذكر الصحاح الستة 458.

امام ذہبی: امام ذہبی دول الاسلام میں کہتے ہیں: امام نسائی کی عمر (88) سال تھی، (215ھ) کی تاریخ پیدائش کی بنا پر یہ ایک اندازہ ہے، اکثر علماء نے امام نسائی کی عمر (88) سال بتائی ہے۔ ❶

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ بعض لوگوں نے امام نسائی کی پیدائش (225ھ) لکھی ہے، جو صحیح نہیں ہے۔

وطن:

آپ کی پیدائش خراسان کے مشہور شہر نساء میں ہوئی جو صرف نون اور سین کی فتح کے ساتھ اور ہمزہ کے کسر اور مد کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، کبھی عرب اس ہمزہ کو واو بدل کر نسبت کرتے وقت ''نسوی'' بھی کہا کرتے ہیں اور قیاس بھی یہی چاہتا ہے لیکن مشہور نسائی ہے۔ لیکن واضح رہے کہ امام نسائی نے مصر میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

طلب حدیث کے لیے بلاد اسلامیہ کا سفر:

امام نسائی رحمہ اللہ نے پہلے اپنے شہر کے اساتذہ سے علم حاصل کیا، پھر علمی مراکز کا سفر کیا، سب سے پہلے آپ نے خراسان میں بلخ کے ایک شہر بغلان (230ھ) کا رخ کیا، وہاں قتیبہ بن سعید کے پاس ایک سال دو ماہ طلب علم میں گزارا، اور ان سے بکثرت احادیث روایت کیں، نیز طالبان حدیث کے نقش قدم پر چلتے ہوئے، طلب حدیث کے لیے دور دراز علاقوں کا قصد کیا، حجاز (مکہ و مدینہ) عراق (کوفہ و بصرہ) شام، جزیرہ، خراسان اور سرحدی علاقوں کے مراکز حدیث جن کو ''ثغور'' (سرحدی علاقے) کہا جاتا ہے وغیرہ شہروں کا سفر کیا، اور مصر میں سکونت اختیار کی۔ ❷

❶ البداية والنهاية 11/ 124، توضيح المشتبه لابن ناصر الدين الدمشقي 5/ 18، تهذيب التهذيب 1/ 36، 37.

❷ طبقات الشافعيه 84، تذكرة الحفاظ 2/ 698.

مورخین نے آپ کے علمی اسفار کا ذکر کیا ہے، حافظ ابن کثیر آپ کے علمی اسفار کے بارے میں لکھتے ہیں: "رحل إلى الآفاق واشتغل بسماع الحديث والاجتماع بالأئمة الحذاق" ❶ یعنی "امام نسائی نے دور دراز کا سفر کیا، سماع حدیث میں وقت گزارا اور ماہر ائمہ سے ملاقاتیں کیں۔"

اساتذہ:

امام نسائی رحمہ اللہ نے علماء کی ایک بڑی جماعت سے علم حدیث حاصل کیا، حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ امام نسائی نے بےشمار لوگوں سے احادیث سنیں۔ ❷

چند اہم ائمہ اور رواۃ حدیث کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

(1) ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی (2) ابوداود سلیمان بن اشعث السجستانی (3) احمد بن بکار (4) احمد بن حنبل (5) اسحاق بن راہویہ (6) الحارث بن مسکین (7) زیاد بن یحییٰ الحسانی النکری البصری (8) عباس بن عبدالعظیم العنبری (9) عبداللہ بن احمد بن حنبل (10) عبداللہ بن سعید الکندی (11) علی بن حجر (12) علی بن خشرم (13) عمرو بن بن علی الفلاس (14) عمرو بن زرارہ (15) قتیبہ بن سعید (16) محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ۔ ❸ (17) محمد بن المثنی (18) محمد بن بشار (19) محمد عبدالاعلی (20) یعقوب بن ابراہیم الدورقی (21) ہشام بن عمار (22) ہناد بن السری، خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

❶ البدايه: 123.

❷ تهذيب التهذيب: 37/1، طبقات الشافعيه: 53/2، الحطه، ص: 127.

❸ حافظ ابن حجر نے مقدمۃ الفتح میں لکھا ہے کہ بخاری سے احادیث روایت کرنے والے بڑے حفاظ حدیث مسلم، نسائی، ترمذی، ابوالفضل احمد بن سلمہ اور ابن خزیمہ ہیں [492] نیز تہذیب التہذیب میں امام بخاری کے ترجمے کے آخر میں [9/ 55] اور ایسے ہی محمد بن اسماعیل عن حفص بن عمر بن الحارث کے ترجمے میں [9/ 63] یہ مسئلہ صاف کر دیا ہے کہ بلاشک وشبہ امام بخاری، نسائی کے استاذ ہیں۔ (ملاحظہ ہو: سیرة البخاری 2/ 748)

تلامذہ:

امام نسائی رحمہ اللہ سے علماء اور رواۃ کی ایک بڑی تعداد نے علم حاصل کیا، اور آپ سے احادیث روایت کیں، جن کے بارے میں حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ یہ بے شمار لوگ ہیں۔ ❶

امام نسائی علم و دین کی امامت کی شہرت کے ساتھ معمر شیخ الحدیث تھے، اس لیے آپ کے علوم وفنون سے استفادہ کے ساتھ ساتھ طلبہ آپ کے پاس اس واسطے بھی بکثرت آتے تھے تاکہ ان کی سند عالی ہو جائے، اس لیے کہ قتیبہ بن سعید اور ان کے طبقہ سے امام نسائی نے احادیث روایت کی تھیں اور تیسری صدی کے خاتمے اور چوتھی صدی کی ابتداء میں اس سند عالی کا کوئی راوی آپ کے علاوہ نہ پایا جاتا تھا، اس لیے رواۃ نے آپ سے بڑھ چڑھ کر احادیث روایت کیں، مشاہیر رواۃ تلامذہ کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

(1) ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی (2) ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرایینی (3) ابوبشر الدولابی (4) ابوجعفر محمد بن عمرو العقیلی (5) احمد بن محمد بن سلامہ ابوجعفر الطحاوی (6) ابراہیم بن محمد بن صالح (7) ابوعلی حسین بن محمد نیساپوری (8) ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی (9) ابوسعید عبدالرحمٰن بن احمد بن یونس بن عبدالاعلی الصدفی صاحب تاریخ مصر (10) محمد بن سعد السعدی الباوردی (11) ابوعبداللہ محمد بن یعقوب بن یوسف الشیبانی الحافظ المعروف اخرم (12) منصور بن اسماعیل المصری الفقیہ (13) ابوبکر محمد بن احمد بن الحداد الفقیہ۔

مؤخر الذکر ابوبکر بن الحداد ایسے شخص ہیں جنہوں نے امام نسائی کے علاوہ کسی اور سے روایت نہیں کی۔

---

❶ تهذيب التهذيب (تذکرہ امام نسائی).

سنن نسائی کے راوی:

امام نسائی کے تلامذہ میں سے جن لوگوں نے آپ سے سنن کی روایت کی ہے، حافظ ابن حجر نے ان میں سے دس رواۃ کا تذکرہ کیا ہے، جوحسب ذیل ہیں:

(1) عبدالکریم بن احمد بن شعیب النسائی (ت: 344ھ) (2) ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق ابن السنی الدینوری (ت: 364ھ) (3) ابوعلی الحسن بن الخضر الاسیوطی (ت: 361ھ) (4) حسن بن رشیق ابومحمد العسکری (ت: 370ھ) (5) ابوالقاسم حمزہ بن محمد بن علی کنانی مصری الحافظ صاحب مجلس البطاقہ (ت: 357ھ) (6) ابن حیویہ: ابوالحسن محمد بن عبدالکریم بن زکریا ابن حیویہ نیساپوری مصری (ت: 366ھ) (7) محمد بن معاویہ بن الاحمر الاندلسی القرطبی (ت: 358ھ) (8) محمد بن قاسم بن محمد بن سیار القرطبی الاندلسی، ابوعبداللہ (ت: 327ھ) (9) علی بن ابی جعفر احمد بن محمد بن سلامہ ابوالحسن الطحاوی (ت: 351ھ) (10) ابوبکر احمد بن محمد بن المہندس (ت: 385ھ) (11) ابوالقاسم مسعود بن علی بن مروان بن الفضل البجّانی۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: "كان ابن الحداد كثير الحديث ولم يحدث عن غير النسائی وقال: جعلته حجة بيني وبين الله تعالى" ''ابن الحداد کثیر الحدیث تھے، نسائی کے علاوہ کسی اور سے روایت نہیں کی، کہتے ہیں کہ میں نے نسائی کو اپنے اور اللہ کے درمیان حجت بنایا ہے۔'' [1]

حفظ واتقان:

اللہ تعالیٰ نے امام نسائی کو غیر معمولی قوت حفظ سے نوازا تھا، یہاں تک کہ ذہبی نے انہیں امام مسلم سے بڑا حافظ حدیث کہا۔

[1] طبقات الشافعيه 2/ 113، تذكرة الحفاظ 2/ 700، البداية 11/ 123.

❁ ابن یونس مصری کہتے ہیں: "كان النسائی إماما فی الحدیث ثقة ثبتا حافظا" ❶ "نسائی امام حدیث، ثقہ، عادل اور حافظ تھے۔"

❁ سبکی کہتے ہیں: "سألت شیخنا أبا عبدالله الذهبی الحافظ وسألته أیهما أحفظ مسلم بن الحجاج صاحب الصحیح أو النسائی فقال: النسائی" ❷ "میں نے اپنے استاذ حافظ ذہبی سے پوچھا کہ صاحب صحیح مسلم بن الحجاج اور نسائی میں سے کون زیادہ حدیث کا حافظ ہے تو انہوں نے جواب میں کہا: نسائی۔"

❁ حافظ سیوطی کہتے ہیں: "الحافظ أحد الحفاظ المتقنین" ❸ "نسائی ایک پختہ حافظ حدیث ہیں۔"

ورع وتقویٰ:

امام نسائی رحمہ اللہ کی عملی زندگی کا اندازہ محمد بن المظفر کے اس قول سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے جسے علامہ ذہبی نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

"سمعت مشایخنا بمصر یصفون اجتهاد النسائی فی العبادة باللیل والنهار وأنه خرج إلى الغزو ومع أمیر مصر فوصف فی شهامته وإقامته السنن الماثورة فی فدآء المسلمین واحترازه عن مجالس السلطان الذی خرج معه." ❹

"میں نے مصر میں اپنے شیوخ سے سنا ہے کہ وہ نسائی کے بارے میں کہتے

❶ البدایه 123.
❷ طبقات الشافعیه 2/ 84.
❸ حسن المحاضرة 1/ 147.
❹ تهذیب الكمال: 1/ 334.

تھے کہ آپ رات دن عبادت میں مشغول رہتے تھے، وہ جنگ میں امیر مصر
کے ساتھ نکلے، اور اپنے وقار اور تیزی طبع اور مسلمانوں میں ماثور اور ثابت
سنن پر عمل کرنے کرانے میں شہرت حاصل کی، اور نکلے تو سلطان کے
ساتھ تھے، لیکن ان کی مجالس سے دور رہتے تھے۔''

ابن الاثیر جامع الاصول میں رقمطراز ہیں:

امام نسائی کے ورع وتقوی پر اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہوسکتی ہے کہ اپنے استاذ حارث بن مسکین سے انہوں نے جس حالت میں سماع کیا اس کو اسی انداز ''قرأة عليه وأنا أسمع'' سے بیان کیا، دیگر مشائخ سے اخذ کردہ روایات کی طرح ''حدثنا وأخبرنا'' کے الفاظ استعمال نہیں کیے، حارث بن مسکین مصر کے منصب قضاء پر فائز تھے، اور نسائی اور ان کے درمیان دوری تھی جس کی وجہ سے ان کی مجلس درس میں حاضر نہ ہو سکے، تو ایسی جگہ چھپ کر حدیث سنتے کہ حارث ان کو دیکھ نہ سکیں، اسی لیے ورع اور تحری کا راستہ اختیار کر کے ان سے روایت میں ''حدثنا'' اور ''أخبرنا'' کے صیغے استعمال نہ کیے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ حارث بن مسکین بعض سرکاری ذمہ داریوں میں مشغول تھے کہ نسائی ان کے پاس ایک نامانوس لباس میں آئے، لوگ کہتے ہیں کہ آپ لمبا جبہ اور لمبی ٹوپی پہنے ہوئے تھے، جس کو حارث نے ناپسند کیا، ان کو شبہ ہوا کہ شاید یہ آدمی بادشاہ کا جاسوس ہے، کیونکہ ان کے سر پر بڑی ٹوپی اور بدن پر لمبا جبہ تھا، جس کی وجہ سے انہوں نے آپ کو اپنی مجلس میں نہ حاضر ہونے دیا، اس لیے نسائی دروازے پر آ کر بیٹھتے اور حارث پر جو لوگ پڑھا کرتے اسے باہر ہی سے سنتے اسی لیے ان سے روایت کے وقت ''حدثنا'' اور ''أخبرنا'' کا صیغہ استعمال نہیں کیا۔ [1]

---

[1] جامع الاصول 1/ 128.

اہل علم کی نظر میں امام نسائی کا مقام ومرتبہ:

اہل علم نے امام نسائی کی ممتاز دینی خدمات، علمی تبحر، تصنیف وتالیف میں شہرت اور مہارت کا اعتراف اس طور پر کیا کہ آپ کو مسلمانوں کے امام اور فن حدیث کے امام کے لقب سے ملقب کیا، اور آپ کو مسلمانوں کا مقتدیٰ و امام تسلیم کیا، گویا آپ دینی قیادت اور علمی سیادت دونوں وصف کے جامع تھے۔

- محمد بن سعد الباوردی کہتے ہیں: ''میں نے قاسم مطرز سے ابوعبدالرحمٰن النسائی کا ذکر کیا، تو انہوں نے کہا: نسائی امام ہیں، یا امامت کے درجے کے مستحق ہیں، یا اس طرح کا کوئی جملہ کہا۔''[1]
- امام حاکم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حافظ دارقطنی کو کئی مرتبہ یہ کہتے سنا: "أبو عبدالرحمن مقدم على كل من يذكر بهذا العلم من أهل عصره" ''اپنے قابل شمار معاصر علمائے حدیث میں آپ سب پر مقدم ہیں۔''[2]

میں نے ابوعلی حسین بن علی کو کئی بار چار ائمہ اسلام کا نام لیتے سنا، جن میں سب سے پہلے ابوعبدالرحمٰن نسائی کا نام لیتے۔[3]

امام حاکم رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ حافظ ابوعلی حسین بن علی فرماتے ہیں: میں نے ابوعبدالرحمٰن نسائی سے سوال کیا، آپ ائمہ اسلام میں سے ایک امام تھے۔

نیز کہتے ہیں: "هو الإمام فی الحديث بلا مدافعة" یعنی ''ابوعبدالرحمٰن

---

[1] تهذيب الكمال 1/ 333.

[2] معرفة علوم الحديث 83، التقييد 140، تهذيب الكمال 1/ 334، البدايه والنهاية 14/ 793، والسير 14/ 131.

[3] معرفة علوم الحديث 82، تهذيب الكمال 1/ 333.

نسائی بلا نزاع متفقہ طور پر امام حدیث ہیں۔'' ❶

امام حاکم ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں: میں نے ابوعلی حسین بن علی حافظ کو یہ کہتے سنا: ''میں نے اپنے وطن اور اپنے سفر میں چار ائمہ حدیث کو دیکھا، دو نیساپور کے، یعنی محمد بن اسحاق ابن خزیمہ، اور ابراہیم بن ابی طالب، تیسرے ابوعبدالرحمٰن نسائی مصر میں اور چوتھے عبدان اہواز میں۔'' ❷

حاکم مزید کہتے ہیں: میں نے جعفر بن محمد بن الحارث کو کہتے سنا کہ میں نے حافظ مامون ابوالقاسم (حسین بن محمد بن داود مصری) کو یہ کہتے سنا: ہم فداء (جنگ) والے سال ابوعبدالرحمٰن نسائی کے ساتھ طرطوس گئے تو وہاں مشائخ اسلام کی ایک جماعت کا اجتماع ہوا، حفاظ حدیث میں سے عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن ابراہیم مربی، ابوالاذان (عمر بن ابراہیم) اور (محمد بن صالح بن عبدالرحمٰن کیلجہ) وغیرہ حاضر ہوئے، تمام نے مشورہ کیا کہ شیوخ حدیث کی روایات کا انتخاب ان کے لیے کون کرے تو سب کا ابوعبدالرحمٰن نسائی پر اتفاق ہوا اور تمام نے آپ کی منتخب کردہ احادیث لکھیں۔ ❸

آگے امام حاکم کہتے ہیں: میں نے حافظ ابوالحسین محمد بن المظفر کو کہتے سنا: ''میں نے مصر میں اپنے شیوخ کو ابوعبدالرحمٰن نسائی کی امامت اور پیشوائی کا اعتراف کرتے سنا اور یہ کہ رات دن آپ عبادت میں مشغول رہتے تھے، اور برابر حج کرتے تھے، آپ والی مصر کے ساتھ فداء [جنگ] کے لیے گئے، تو مسلمانوں میں احیاء سنت اور تیز فہمی کی

❶ تهذيب الكمال 1/ 333، سير أعلام النبلاء 14/ 131، تاريخ الاسلام، تذكرة الحفاظ 2/ 699.

❷ تهذيب الكمال 1/ 333.

❸ معرفة علوم الحديث 82، تهذيب الكمال 1/ 333، السير 14/ 130، الحطة 458.

صفت سے متصف ہوئے گرچہ بادشاہ کے ساتھ نکلے تھے لیکن ان کی مجالس سے دور رہتے تھے، اپنے سفر میں فراوانی کے ساتھ کھاتے پیتے تھے، آپ اسی حال پر تھے کہ دمشق میں خوارج [نواصب] کے ہاتھوں جام شہادت نوش کیا۔'' ❶

حاکم کہتے ہیں: ''میں نے حافظ علی بن عمر دارقطنی کو ایک سے زیادہ بار یہ کہتے سنا: ''سارے معاصر علمائے حدیث میں ابوعبدالرحمٰن نسائی سب پر مقدم ہیں۔'' ❷

- ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی صوفی کہتے ہیں: ''میں نے حافظ دارقطنی سے پوچھا: کہ ابن خزیمہ اور نسائی جب کوئی حدیث روایت کریں تو آپ کس کو مقدم رکھیں گے؟ کہا: نسائی کو اس لیے کہ وہ بڑے مسند ہیں، لیکن یہ بات بھی ہے کہ میں نسائی پر کسی کو بھی فوقیت نہیں دیتا گرچہ ابن خزیمہ بے مثال امام اور پختہ عالم ہیں۔'' ❸
- حمزہ بن یوسف سہمی کہتے ہیں: ''دارقطنی سے سوال ہوا کہ جب نسائی اور ابن خزیمہ روایت کریں تو کس کی حدیث کو مقدم رکھیں گے؟ جواب دیا کہ نسائی کی احادیث کو اس لیے کہ ان کی کوئی مثال موجود نہیں ہے، میں ان پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا، آپ ورع وتقویٰ میں بے مثال تھے چنانچہ آپ نے ابن لہیعہ سے احادیث روایت نہیں کی جب کہ سند عالی سے قتیبہ کے واسطے سے یہ احادیث ان کے پاس تھیں۔'' ❹
- ابوطالب احمد بن نصر کہتے ہیں: ''ابوعبدالرحمٰن نسائی سے زیادہ صبر وتحمل کا مظاہرہ

---

❶ تهذيب الكمال 1/ 334، تذكرة الحفاظ 2/ 700.

❷ تهذيب الكمال 1/ 333.

❸ تهذيب الكمال 1/ 333، 334.

❹ تهذيب الكمال 1/ 335.

کون کرسکتا ہے، آپ کے پاس ابن لہیعہ سے مروی ہر باب میں احادیث تھیں یعنی "عن قتيبه عن ابن لهيعه" لیکن آپ نے ان احادیث کی روایت نہیں کی، کیوں کہ آپ ابن لہیعہ کی احادیث کی روایت کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔" ❶

ابوبکر بن الحداد صاحب علم وفضل واجتہاد تھے، دارقطنی کہتے ہیں کہ ابن الحداد کثیر الحدیث تھے، لیکن نسائی کے علاوہ کسی اور سے روایت نہیں کی، اور کہا: کہ میں نسائی کی روایت پر راضی ہوں، یہ میرے اور اللہ کے درمیان حجت ہے۔

- ابن عدی کہتے ہیں: میں نے منصور الفقیہ اور احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی سے سنا: ابوعبدالرحمٰن نسائی ائمہ اسلام میں سے ایک امام ہیں۔ ❷

الغرض امام موصوف کے فضل وکمال اور دینی قیادت اور علمی سیادت کا اعتراف سارے محدثین اور اصحاب طبقات وتراجم کے یہاں مسلم ہے۔

- حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں: "وكذلك أثنى عليه غير واحد من الأئمة وشهدوا له بالفضل والتقدم في هذا الشأن" "بہت سارے ائمہ نے نسائی کی تعریف کی ہے، اور علم حدیث میں آپ کی فضلیت وپیشوائی کی شہادت دی ہے۔"

امام نسائی کا عقیدہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، اور مادی اسباب کی دنیا میں گروہ محدثین کو اس بات کی توفیق دی کہ وہ کتاب وسنت کی محبت سے سرشار ہوکر اس کی ممکن خدمت کریں، چنانچہ طلب علم سے لے کر تدوین حدیث کے مختلف مراحل تک

---

❶ تهذيب الكمال 1/ 335، تذكرة الحفاظ 2/ 699.

❷ تهذيب الكمال 1/ 333.

کتاب وسنت کو صحیح سندوں کے ساتھ روایت کرنے اور ان کے صحیح معانی ومفاہیم کو محفوظ رکھنے کی جدوجہد میں اس گروہ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔

آیت کریمہ: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ کی عملی تفسیر ائمہ اسلام کی حفاظت حدیث کی یہی جدوجہد ہے، جس کے نتیجے میں دینی نصوص صحیح سندوں اور سلف صالحین کی تعبیرات کے ساتھ محفوظ طریقے سے ہم تک پہنچے۔

امام نسائی سلسلہ محدثین کی اہم کڑی ہیں، آپ نے حدیث کی حفاظت و تدوین کے ساتھ ساتھ جرح وتعدیل رواۃ پر بھی بڑا سرمایہ چھوڑا اور فہم حدیث کے سلسلہ میں بھی آپ کی کوششوں سے مسلک سلف ہم تک پہنچا، صحیح اسلامی عقائد کو بھی آپ نے امت تک پہنچایا، اسی وجہ سے سنن نسائی کی افادیت مسلم ہے، اور عقیدہ سلف کی اشاعت اور رد بدعت کی شہرت کی وجہ سے آپ کو امام دین اور امام المسلمین کے لقب سے ملقب کیا گیا، جیسا کہ اوپر کے اقوال میں گزرا، جن محدثین کے ساتھ آپ کی امامت کا ذکر آیا ہے، وہ صرف محدث اور فقیہ ہی نہ تھے، بلکہ وہ عقائد ومنہج کے باب میں بھی امام ہدایت، حامی سنت اور ماحی بدعت تھے، اور اصطلاحِ علماء میں آپ ''صاحب سنت'' کے لقب یافتہ عالم تھے، جس کو علماء نے دین کی امامت سے بھی تعبیر کیا ہے، خلاصہ یہ کہ امام نسائی عقائد کے باب میں بھی امام ہدیٰ تھے، چنانچہ آپ نے اپنے شیوخ کے نقش قدم پر صحیح اور سنی عقائد کا برملا اظہار کیا، اور اپنی کتابوں میں ان مسائل کو جگہ دی۔

مسئلہ خلق قرآن:

قرآن اللہ کا کلام ہے، جو حکم اللہ تعالیٰ کی ذات کا ہے وہی اس کی صفات کا ہے، سلف صالحین کے نزدیک اس بارے میں اجماع ہے، عقیدہ سلف کے مخالفین جو قرآن کو مخلوق کہتے ہیں کی اجماعی طور پر سلف نے مذمت کی، بلکہ ان کا یہ فتویٰ مشہور ہے کہ جس

نے اللہ کے کلام کومخلوق کہا وہ کافر ہے۔

اس اہم مسئلہ پر امام نسائی کا فتوی بھی موجود ہے، آپ کے ایک شاگرد قاضی مصر ابوالقاسم ابوعبداللہ بن ابی العوام السعدی کہتے ہیں: ''ہم سے نسائی نے اور نسائی سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہ محمد بن اعین کا بیان ہے کہ میں نے ابن مبارک سے کہا کہ فلاں آدمی یہ کہتا ہے کہ جس شخص نے اللہ کے قول ﴿ اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ ﴾ کے بارے میں مخلوق ہونے کا اعتقاد رکھا وہ کافر ہے، تو ابن مبارک نے کہا: اس نے سچ کہا، نسائی کہتے ہیں: میرا بھی یہی مذہب ہے۔'' [1]

فضائل صحابہ اور مشاجرات صحابہ میں زبان بندی:

اسی طرح سے فضائل صحابہ کا اعتراف اور مشاجرات صحابہ کے بارے میں ''کف لسان'' سلف کا عقیدہ ہے اسی لیے عقائد کی کتابوں کے علاوہ حدیث کی کتابوں میں صحابہ کرام کے مناقب وفضائل کو کثرت سے بیان کیا گیا ہے۔

امام نسائی نے بھی اس باب کو اپنی کتابوں میں جگہ دی، یہی نہیں بلکہ بعض صحابہ کے خلاف موقف رکھنے والے لوگوں کی اصلاح کی طرف عملی اقدام بھی کیا، چنانچہ دمشق پہنچنے پر علی رضی اللہ عنہ سے منحرف لوگوں کو صحیح عقیدہ سمجھانے کے لیے آپ نے ''خصائص علی'' نامی کتاب لکھی، جس سے وہاں کے منحرفین کے عتاب کا شکار ہوئے، بلکہ زدوکوب اور ایذا رسانی کی شدت نہ برداشت کر سکے، اور اس راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا، اللہ رب العزت آپ کو شہادت کا درجہ عطا فرمائے، آمین۔

شروع ہی سے عقائد کے باب میں انحراف کی روش رکھنے والوں کی کج فکری اور اعتقادی گمراہیوں پر نقد ونظر ائمہ دین کے یہاں بہت معروف ومشہور بات ہے، بلکہ راہ اعتدال سے ہٹ جانے والے حضرات پر تنقید سلف صالحین کا شعار اور منہج رہا ہے، بلکہ

[1] تذکرۃ الحفاظ 2/ 700.

ان کے نزدیک عقیدہ اور منہج کے مخالفین کا رد و ابطال ایک اہم اصول رہا ہے، بالخصوص محدثین عظام نے یہ کام بڑی ذمہ داری سے انجام دیا، گمراہ فرقوں اور ان کے ائمہ اور ان کے مقالات و اعتقادات پر کھل کر تنقید کی، سلفی عقائد و اصول اور اتباع سنت کے مضامین کو خوب اچھی طرح سے بیان کیا، خوارج، روافض، نواصب، معتزلہ، جہمیہ، قدریہ، جبریہ وغیرہ، گمراہ فرقوں کے خلاف ائمہ حدیث کے مقدس گروہ نے شروع ہی سے جنگ چھیڑی، معتزلہ اور جہمیہ کے رد کے نام سے مستقل کتابیں لکھیں اور عقائد کی کتابوں میں ان گمراہ عقائد پر کھل کر تنقید کی، امام احمد بن حنبل تو مسئلہ خلق قرآن کے خلاف فتوے پر ڈٹے رہنے کی بنا پر ''امام اہل سنت والجماعت'' کے لقب سے مشہور ہوئے، ان کے شاگرد رشید امام بخاری نے "خلق أفعال العباد" نامی مستقل رسالہ لکھا، اور صحیح بخاری میں کتاب العلم، کتاب الایمان، کتاب التوحید والرد علی الجهمیه، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنه وغیرہ وغیرہ کتب میں اتباع سنت اور عقیدہ سلف کی خوب خوب وضاحت کی، اور غیر سلفی عقائد اور ان کے حاملین کا رد و ابطال کیا، اور امام احمد کے تلامذہ میں امام ابوداود نے اپنی سنن میں کتاب السنہ کے نام سے یہ خدمت انجام دی۔ اور یہ کام امام ابن ماجہ نے سنن کے مقدمہ میں کیا۔

مسائل ایمان اور ایمان کے گھٹنے اور بڑھنے کا اعتقاد:

ائمہ اسلام بالخصوص امام بخاری نے مسائل ایمان بالخصوص اطاعت سے ایمان بڑھنے اور معصیت سے ایمان گھٹنے کے سلفی عقیدہ کو کتاب وسنت اور اجماع کے دلائل سے ثابت کیا، اور اس باب کے سارے منحرفین کا رد و ابطال کیا، امام بخاری کے طرز پر ان کے تلمیذ رشید امام نسائی نے بھی سنن میں باقاعدہ کتاب الایمان وشرائعہ میں (33) باب کے تحت (498 (5) 5039) (54) احادیث کی تخریج فرمائی، جو سب کی سب

صحیح ہیں، اور اس طرح ایمان میں زیادتی اور کمی اور ایمان سے متعلق دوسرے عقائد سلف کی وضاحت فرمائی۔

مسلک امام نسائی اور تشیع کا الزام:

دیگر ائمۂ حدیث اور محدثین عظام کی طرح امام نسائی رحمہ اللہ بھی خالصتاً متبع قرآن و حدیث تھے۔ کسی خاص فقہی مکتبِ فکر کے حامل نہ تھے، اس کے باوجود ان کے فقہی مسلک کے بارے میں علماء کی آراء مختلف ہیں کہ ائمۂ مجتہدین میں سے کس کی طرف ان کا انتساب ہے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "او شافعی المذهب بود، چنانچه مناسك اوبر آن دلالت می كند" ''آپ شافعی مذہب سے تعلق رکھتے تھے جیسا کہ آپ کے مناسک سے پتا چلتا ہے۔''

شاہ ولی محدث دہلوی رحمہ اللہ انھیں شوافع میں شمار کرتے ہیں، اسی طرح نواب صدیق الحسن خان رحمہ اللہ بھی۔ فیض الباری میں انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کا قول ہے کہ کچھ لوگوں نے امام نسائی اور ابوداوَد رحمہما اللہ کو شافعی کہا ہے لیکن حق یہ ہے کہ وہ حنبلی تھے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی اس کی تصریح کی ہے جبکہ قرینِ صواب، راجح اور درست بات یہ ہے کہ آپ کا مسلک کتاب وسنت ہی تھا۔ امام موصوف رحمہ اللہ قرآن و حدیث پر کسی کی بات اور ذاتی رائے کو ترجیح نہیں دیتے تھے۔ سنن نسائی کے متعدد مقامات پر تراجم الابواب سے اس بات کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ ہاں، واقعاتی صورت میں بر بنائے دلیل کبھی ان کی موافقت شافعی علیہ الرحمہ سے اور کبھی امام السنہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مسلک و مذہب سے ہوجاتی اور یہ بعید نہیں، بہرحال آپ رحمہ اللہ تقلیدی جمود سے یقیناً مبرا تھے۔

جہاں تک الزام تشیع کا تعلق ہے تو وہ سراسر بے بنیاد ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جب آپ ملک شام تشریف لے گئے تو وہاں خارجیت کا زور تھا۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے مخالف

بھاری اکثریت میں موجود تھے۔ آپ نے لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے کتاب ''خصائص علی'' تصنیف کی جس کی پاداش میں آپ پر شیعیت کا الزام لگ گیا جو بالکل جھوٹ پر مبنی تھا کیونکہ بعد میں آپ نے فضائل صحابہ پر ایک مستقل کتاب تصنیف فرمائی۔ [1]

وفات:

جب مصر میں آپ کے علم وادب کا چرچا خوب ہوا تو حاسدین نے حسد کرنا شروع کر دیا۔ آپ وہاں سے فلسطین کے شہر رملہ آ گئے۔ یہاں چونکہ بنوامیہ کی طویل حکومت کے سبب خارجیت اور ناصبیت کا زور تھا، لوگ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بدگمان تھے، لہٰذا آپ دمشق تشریف لے گئے، منبر پر براجمان ہوکر کتاب ''خصائص علی'' کی قراءت شروع کی، ابھی تھوڑی سی ہی پڑھی تھی کہ لوگوں نے استفسار کرنا شروع کر دیا کہ امیر معاویہ کے بارے میں بھی کچھ لکھا ہے؟ امام صاحب رحمہ اللہ نے ان کی منشا کے خلاف جواب دیا، عوام مشتعل ہوگئے اور آپ کو مارا، پیٹا۔ نازک جگہوں پر سخت چوٹیں آئیں، بے ہوشی کی حالت میں لوگ اٹھا کر گھر لائے۔ ہوش آنے پر آپ کو محسوس ہوا کہ شاید میں زندہ نہ رہ سکوں تو بطور وصیت آپ نے فرمایا کہ مجھے مکہ معظّمہ لے چلو۔ میرا مدفن اور جائے وفات وہی ہونا چاہیے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی وفات مکہ معظّمہ میں ہوئی اور آپ کو صفا ومروہ کے درمیان دفن کیا گیا۔

دوسری روایت یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ آپ کو مکہ معظّمہ لے جانے کے لیے اٹھایا گیا تو آپ کا انتقال راستے میں فلسطین کے شہر رملہ میں ہوگیا۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی نعش مکہ مکرمہ پہنچائی گئی۔ آپ کی وفات 13 صفر 303 ہجری پیر کے دن ہوئی۔ اس وقت آپ کی عمر 88 سال تھی۔ آپ کی وفات کے بارے میں اگرچہ

---

[1] تهذيب الكمال : 157/1 .

اوربھی اقوال ہیں لیکن امام ذہبی رحمہ اللہ نے 13 صفر 303 ہجری ہی کو صحیح قرار دیا ہے۔

تصنیفی وتالیفی خدمات:

امام نسائی رحمہ اللہ نے مختلف موضوعات پر مایۂ ناز گرانقدر کتب تصنیف فرمائی ہیں، چندایک کے نام درج ذیل ہیں:

(1)السنن الكبرىٰ (2) خصائص على (3) فضائل الصحابة (4) عمل اليوم والليلة (5) كتاب التفسير (6) الجمعة (7) مناسك الحج (8) الكنٰى (9) الضعفاء والمتروكون (10) التمييز (11) معجم شيوخه (12) كتاب الطبقات (13) التصنيف في معرفة الإخوة والأخوات (14) مسند مالك بن أنس (15) مسند حديث الزهري بعلله (16) مسند حديث شعبة بن الحجاج (17) كتاب الإغراب (18) الجرح والتعديل (19) فضائل القرآن (20) وفاة النبي وإملاآته الحديثية (21) شيوخ الزهرى.

علاوہ ازیں اوربھی بہت سی کتب ہیں جو شیخ کے رسوخ فی العلم، امامت اور جلالت شان پر دلالت کرتی ہیں۔

فَضْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
جمعہ کے دن کی فضیلت

[1]...... أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، وَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ، يَعْنِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ))

تحقيق وتخريج **إسناده صحيح**: صحيح البخاري (238) (876) ومسلم (855) وابن خزيمة (1720) وابويعلى فى مسنده (2679) والنسائي في سننه (85/3) والبيهقي (170/3) والحميدي (954) من طريق احمد بن حنبل بهذا الإسناد.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم سب سے آخری ہیں (امت میں) اور سب سے پہلے ہوں گے (قیامت کے دن)، اس کے باوجود کہ جن کو کتابیں دی گئیں وہ ہم سے پہلے تھے اور ہمیں (ہماری کتاب) ان کے بعد دی گئی۔ اور یہ دن جسے اللہ نے ان پر فرض کر دیا تھا۔ پس انھوں نے اس (دن) میں اختلاف کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی ہدایت بخشی یعنی جمعہ کے دن

کی۔ لوگ اس معاملے میں ہمارے بعد ہیں، یہود کل (یعنی ہفتہ منائیں گے) اور نصاریٰ پرسوں (اتوار کا دن منائیں گے)۔''

فوائد :...... (1) یہ حدیث جمعہ کی فرضیت پر واضح ہے۔

(2) موسیٰ علیہ السلام نے یہود سے کہا تھا کہ جمعہ کے دن کی تعظیم کرو اور اسے عبادت کے لیے وقف کر دو۔ لیکن انھوں نے نبی کی بات ماننے کے بجائے ضد اور ہٹ دھرمی سے اپنی من مانی کی اور ہفتے کے دن کو اپنے لیے چنا۔ لہٰذا تعظیم کی جگہ انھوں نے اس دن کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ ''اصحاب السبت'' کا کیا کردار رہا۔

(3) نصاریٰ نے عبادت کے لیے اتوار کے دن کو پسند کیا۔

(4) مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے روز کو پسند فرمایا ہے اور اس کی برکات اور رحمتوں کا کیا کہنا۔

[**2**]...... أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ النَّسَائِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((نَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَحْنُ أَوَّلُ النَّاسِ دُخُولًا الْجَنَّةَ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهَدَانَا اللّٰهُ لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ فَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ، النَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ، غَدًا لِلْيَهُودِ، وَلِلنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ))

تحقيق وتخريج **إسناده صحيح**: رواه مسلم (855) والنسائي (85/3) والبخاري (876) والحميدي (954).

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم آخری ہیں (پھر بھی) قیامت کے دن پہلے ہوں گے، اور ہم ہی قیامت کے دن

لوگوں میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ البتہ انھیں (ان کی) کتاب ہم سے پہلے عطا کی گئی اور ہمیں (ہماری کتاب) ان کے بعد دی گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس حق کی طرف رہنمائی عطا فرمائی جس میں انھوں نے اختلاف کیا تھا۔ (جمعہ کا) دن وہی ہے جس میں انھوں نے اختلاف کیا۔ لوگ اس معاملے میں ہمارے بعد ہیں، یہود کل (ہفتہ کا دن منائیں گے) اور نصاریٰ پرسوں (اتوار کا دن منائیں گے)۔

فوائد:...... (1) یہ اس امت کا شرف ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے سب سے آخر میں آنے والی امت جبکہ جنت میں سب سے پہلے جانے والی ہوگی۔

(2) اس امت نے سابقہ امتوں کی نسبت محنت بھی بہت کم کی لیکن اجر کے اعتبار سے سب سے آگے ہوگی۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء .

[**3**]...... حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى كُوفِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمُ السَّبْتِ، وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمُ الْأَحَدِ فَجَاءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ اللّٰهُ الْجُمُعَةَ، وَالسَّبْتَ، وَالْأَحَدَ، وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَنَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ))

تحقیق و تخریج: **إسناده صحيح**: صحيح مسلم: (856) والبخاري (896) والنسائي (1369).

ترجمة الحديث: سیّدنا ابوہریرہ اور سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہم سے پچھلی امتوں (یعنی یہود اور نصاریٰ) کو جمعہ کا دن

اختیار کرنے سے دور رکھا۔ یہودیوں کے لیے ہفتے کا دن مقرر ہوا اور عیسائیوں کے لیے اتوار کا دن۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں بھیجا تو اس نے ہمیں جمعے کے دن کو اختیار کرنے کی توفیق بخشی۔ اور عبادت کے لیے جمعہ، ہفتہ اور اتوار مقرر فرمایا۔ اسی طرح سے ہم قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے اور دنیا کے لحاظ سے ہم سب سے آخر میں ہیں اور آخرت میں سب سے پہلے ہوں گے۔ تمام لوگوں سے پہلے ہمارے لیے (جنت میں داخلے کا) فیصلہ کیا جائے گا۔

فوائد :...... (1) ہماری کتاب بعد میں نازل ہوئی ہے مگر اِس کتاب نے تمام کتابوں کو منسوخ کر دیا ہے۔

(2) بعد میں آنے والی کتاب کی مکمل حفاظت اللہ تعالیٰ نے کی ہے بلکہ کتاب کے ساتھ ساتھ کتاب کا عملی نمونہ جو احادیث رسول کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے اس کی بھی حفاظت کا سامان قرآنِ مجید کی طرح غیر معمولی طریقے سے کیا گیا ہے۔ امام ابن الجوزی رحمہ اللہ کشف المشکل 11/1 کے مقدمہ میں رقم طراز ہیں کہ پچھلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ نہ لی تھی بلکہ وقت کے علماء پر اس کی حفاظت کا مدار تھا مگر وہ بگڑے تو اُن کی کتابیں بھی تحریف کی نظر کر دی گئیں لیکن کتاب وسنت کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے اوپر لیا ہے:

﴿ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ ﴾ (الحجر:9)

''ہم نے اس شریعت کو اتارا ہے اس کی حفاظت بھی ہمارے ذمہ ہے۔''

(4) ویسے اگر دیکھا جائے تو دنوں کی ترتیب کسی بھی دن سے شروع کی جاسکتی ہے۔ مگر عبادت کے لیے دن کو مقرر کرنا جتنا بہتر جمعے کا روز بنتا ہے اور کوئی دن اس طرح کا نہیں بنتا۔

أَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ

سب سے پہلے جمعہ کہاں قائم کیا گیا؟

[4]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَافَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ((إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمَكَّةَ جُمِّعَتْ بِجَوَاثَى بِالْبَحْرَيْنِ قَرْيَةٍ لِعَبْدِ الْقَيْسِ))

تحقيق وتخريج إسناده صحيح: صحيح البخاري (892).

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے کہا: (اسلام میں سب سے پہلے جہاں جمعہ قائم ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ بحرین کی ایک بستی جواثاء تھی۔عبدالقیس کی بستیوں میں سے تھی۔

فوائد :......(1)''جواثاء'' بحرین کے دیہاتوں میں سے ایک دیہات تھا۔

(2) یہ حدیث ان لوگوں کا ردّ پیش کرتی ہے جو لوگ صرف شہروں میں ہی جمعہ ادا کرنے کے قائل ہیں۔سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح الاسناد ایک روایت ہے کہ انھوں نے اہل بحرین کو لکھا تھا کہ تم جہاں کہیں بھی ہو جمعہ کا اہتمام کرو۔'' (ابن ابی شیبة: 537/2)

التَّشْدِيدُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ

جمعہ سے پیچھے رہنے والوں پر سختی کا بیان

[5]...... أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ، وَكَانَتْ، لَهُ صُحْبَةٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا[1] طَبَعَ اللّٰهُ عَلَى قَلْبِهِ))

تحقيق وتخريج **إسناده حسن:** سنن الترمذی (500) والنسائي في سننه (1370) وأبوداؤد (1052) وابن خزيمة (1875) وابن حبان (554) والحاكم في مستدركه 280/1 ووافقه الذهبي۔ وابن ماجة (1125).

ترجمة الحديث سیّدنا ابوالجعد رضی اللہ عنہ ضمری صحابی رسول سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص غفلت اور سستی سے تین جمعے چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

فوائد :...... دل پر مہر لگایا جانا یہ شرعی اعتبار سے بڑی بدنصیبی کی علامت ہے اس کا اندازہ یوں لگائیں کہ سورۃ البقرہ میں ﴿خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ﴾ ''اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی۔'' کافروں کے دلوں پر اس وقت مہر لگائی جاتی ہے جب ان کی سرکشی حد سے زیادہ بڑھتی ہے اور وہ اپنی نفسانی خواہشات کو اپنا معبود بنا لیتے ہیں۔ (الجاثیہ: 23) اسی طرح بے نمازی اور جمعے کو ترک کرنے والا بھی اپنی خواہشات کو اپنا الٰہ بنا لیتا ہے۔

[6]...... أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ السَّرْحِيُّ الْمِصْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِی ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ أَبِی أُسَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَى قَلْبِهِ))

تحقيق وتخريج **إسناده حسن:** سنن النسائي في الكبرى (1675) وابن

---

1 (تهاوناً بها) قال العراقي: المراد بالتهاون الترك عن غير عذر، والمراد بالطبع أنه يصير قبله قلب منافق۔ (تحفة الاحوذي 14/3).

ماجة (1126) والحاكم (292/1) صحيح الترغيب والترهيب للالباني (209/1).

ترجمة الحديث سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بغیر کسی مجبوری کے تین جمعے چھوڑ دیے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

فوائد :...... "الطبع" مہر لگانے کو کہتے ہیں۔ امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن میں جو ذکر ہے "اَلرَّیْنُ" یعنی زنگ کا چڑھ جانا۔ جو دلوں پر لگتا ہے یہ اس وعید سے کم ہے جہاں دلوں پر مہر "الطبع" لگانے کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ﴾ (التوبة : 93)

اور "الطبع" "الاقفال" کے مقابلے میں ہلکی وعید ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾ (محمد : 24)

"کیا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔"

[7]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِينَاءَ أَنَّهُ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ عُمَرَ، يُحَدِّثَانِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَهُوَ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ: ((لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيُخْتَمَنَّ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ))

تحقيق وتخريج **إسناده صحيح**: صحيح مسلم (865) وابن ماجه (794) وأحمد (239/11).

ترجمة الحديث حکم بن میناء سے روایت ہے کہ اس نے سیّدنا ابن عمر اور ابن

عباس رضی اللہ عنہم سے سنا کہ وہ بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو جمعوں کو ترک کرنے سے باز آ جانا چاہیے ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ ضرور غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔''

فوائد :......(1) نماز جمعہ با جماعت کا ترک کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(2) بے نمازی کا جنازہ نہ پڑھنا اور اسے غسل نہ دیا جانا اس حوالے سے کئی صحابہ کے فتاوے موجود ہیں۔

(3) بے نمازی شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے جیسا کہ صحیح احادیث میں موجود ہے۔

(4) غفلت سے مراد انسان کو اپنے فائدے کا احساس اور آخرت کی حرص کا باقی نہ رہنا ہے اور جہنم سے بچنے کی جستجو کا ختم ہو جانا ہے۔

[**8**]...... أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((رَوَاحُ الْجُمُعَةِ، وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ))

تحقيق وتخريج: **إسناده صحيح**: سنن النسائي (1372) وابن خزيمة (1721) وابن حبان (الإحسان) (1217) وأبو داؤد (342).

ترجمة الحديث امّ المومنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے لیے جانا ہر بالغ شخص پر واجب ہے۔

فوائد :...... ہر بالغ کے لیے جمعہ واجب ہے بشرطیکہ معذور نہ ہو اور دیگر احادیث کی صراحت سے بچہ، عورت، غلام اور مسافر اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔

كَفَّارَةُ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

اس شخص کا کفارہ جو بغیر عذر جمعہ چھوڑ دیتا ہے

[9]...... أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَرَكَ جُمُعَةً مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَنِصْفُ دِينَارٍ))

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف**: في اسناده انقطاع: قدامة لم يصح سماعه من سمرة كما قال البخاري رحمه الله۔ سنن النسائي (1373) وابن خزيمة (1861) والحاكم: 180/1.

ترجمة الحديث سیّدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی عذر کے بغیر جمعہ ترک کر دیا وہ ایک دینار صدقہ دے، اگر نہ پائے (دینار) تو آدھا دینار (صدقہ کرے۔

فوائد:...... (1) اس باب میں یہ حدیث ضعیف ہے اس لیے اس کا کفارہ ثابت نہیں ہوتا۔

(2) تاہم نماز جمعہ چھوڑنا کبیرہ گناہ ہے اس کے لیے استغفار اور توبہ تائب ہونا ضروری ہے۔

[10]...... أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا نُوحٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مُتَعَمِّدًا فَعَلَيْهِ دِينَارٌ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَنِصْفُ دِينَارٍ))، وَفِي مَوْضِعٍ آخَرَ لَيْسَ فِيهِ مُتَعَمِّدًا

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف:** سنن النسائي في الكبرىٰ (1662) أخرجه النسائي في المجتبٰى (1372) وابن ماجة (1128) وأورد الحديث العقيلى في الضعفاء الكبير: 484/3 وقال: حدثني آدم بن موسى، قال سمعت البخاري، قال: قدامة بن وبرة العجيفي بصري عن سمرة ولم يصح سماعه من سمرة۔

ترجمة الحديث سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جان بوجھ کر جمعہ چھوڑا، اس پر ایک دینار صدقہ ہے اگر نہ پائے تو آدھا دینا (صدقہ کرے)۔ دوسری روایت میں (جان بوجھ کر) کے الفاظ نہیں ہیں۔

فَضْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن کی فضیلت

[**11**]...... أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَأَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ، أَنَّهُ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا))

تحقیق وتخریج **إسناده صحيح:** صحيح مسلم (141/6) والترمذى (488) وأحمد (418/2) والنسائي (90/3).

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوا جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی

دن جنت میں داخل کیے گئے اور اُسی دن جنت سے نکالے گئے۔

فوائد :...... (1) عرفہ کا دن افضل ہے زیادہ یا جمعے کا دن؟ اس حوالے سے اہل علم کے مختلف اقوال موجود ہیں، ہفتے کے دنوں میں جمعہ افضل ہے اور سال میں عرفہ کا دن افضل ہے۔

(2) بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ قیامت بھی جمعے کے دن آئے گی اور آدم علیہ السلام کی وفات بھی جمعہ کے دن ہی ہوئی تھی۔

الْأَمْرُ بِإِكْثَارِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود پڑھنے کا حکم

[**12**]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ أَيْ يَقُولُونَ قَدْ بَلِيتَ؟ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ))

تحقيق وتخريج: **إسناده صحيح**: انظر الموسوعة الحديثية مسند احمد: 84/26-85 سنن ابوداؤد (1047) وابن ماجة (1085) والحاكم (278/1) والبغوي (1361) في المشكاة وابن حبان (123/2) وذكره الالباني في

(ارواء الغلیل: 4).

ترجمة الحديث سیّدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے افضل دنوں میں سے جمعے کا دن ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی دن ان کی روح قبض کی گئی، اس میں نفخہ ہے اور اسی میں صعقہ ہے۔ سو اس دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔'' صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہمارا درود آپ پر کیوں پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے۔ (آپ کا جسم مبارک) تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے جسم حرام کر دیئے ہیں۔

فوائد :...... (1) (نَفَخَةُ) دوسری دفعہ صور میں پھونک مارنے کو کہتے ہیں۔

(2) (الصَعْقَةُ) پہلی دفعہ صور پھونکنا، جس سے تمام انسان ہلاک ہو جائیں گے۔

(3) (نفخات) تین قسم کی ہیں: ایک نفخہ سے اس وقت موجود تمام ذی روح مخلوق بے ہوش ہو جائے گی۔ (دیکھیے الزمر: 68) دوسرے نفخہ سے ہر چیز فنا ہو جائے گی۔ (دیکھیے الحاقة: 13-14) تیسرے نفخة سے تمام مخلوقات دوبارہ زندہ ہو جائے گی۔ (الزمر: 68)

(4) اس حدیث سے جمعہ کے دن کثرت سے درود شریف پڑھنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

(5) اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے جسم مبارک کو یہ شرف عطا فرمایا کہ ان کے جسموں کو مٹی پر حرام کر دیا کہ وہ ان کے جسموں کو کھائے۔

(6) یہ بھی غیب کا معاملہ ہے جو ہماری سمجھ سے بالاتر ہے اس موقع پر بھی صرف ایمان لانا واجب ہے۔

(7) اس حدیث سے ہرگز یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں

میں مشکل کشائی اور حاجت روائی کے اختیارات حاصل کر لیتے ہیں جیسا کہ بعض مشرکوں اور جاہلوں کا یہ وطیرہ بن چکا ہے کہ قبروں پر جا کر فوت شدگان سے مدد مانگنا وغیرہ لہٰذا کتاب وسنت کے نصوص سے یہ تمام چیزیں شرک میں داخل ہیں۔

السِّوَاكُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن مسواک کرنا

[**13**]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ أَبُو الْحَارِثِ الْمِصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ، وَبُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ، حَدَّثَاهُ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَالسِّوَاكُ، وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ))، إِلَّا أَنَّ بُكَيْرًا لَمْ يُذْكَرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ، وَقَالَ فِي الطِّيبِ: وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ.

تحقيق وتخريج: **إسناده صحيح:** صحيح مسلم (864) وأبو داؤد (344) وابن ماجة (1089) احمد (16/3).

ترجمة الحديث: سیّدنا ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر (لازم) ہے اور مسواک کرنا اور خوشبو (لگانا بھی) جو اسے میسر ہو۔'' بکیر نے عبدالرحمٰن کا ذکر نہیں کیا اور خوشبو کے بارے میں کہا: ''خواہ وہ بیوی ہی کی ہو۔'' (یعنی خوشبو جمعے کے روز ضرور لگائے۔)

فوائد: ...... (1) حدیث میں واجب سے مراد افضلیت ہے نہ کہ فرض اس

کی وجہ یہ ہے کہ دیگر احادیث میں اس کی رخصت موجود ہے اسی لیے امام ابن ماجہ نے باب قائم فرمایا ہے: "ما جاء فی الرخصة فی ذالك" یعنی غسل نہ کرنے کا باب۔

(2) جمعہ میں حاضری دینا بالغ مردوں پر فرض ہے عورتوں اور بچوں پر نہیں۔

الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن غسل کرنا

[14]...... أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حِمْصِيٌّ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ))

تحقیق وتخریج **إسناده صحيح:** أخرجه الطبراني في الكبير (11468) وأورده ابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه (125/1) والنسائي في سننه (93/3).

ترجمة الحديث سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی تم میں سے جمعہ کے لیے آئے پس وہ غسل کر لے۔

فوائد :...... جمعہ کے روز غسل کرنا واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔

[15]...... أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ مَصِّيصِيٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ))

تحقیق وتخریج **إسناده صحيح:** أخرجه الطبراني في الكبير (11468)

وأورده ابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه (125/1) والنسائي في سننه (93/3).

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی جمعہ کے لیے آئے تو غسل کر لے۔

[16]...... أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ: سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ))

تحقيق وتخريج **إسناده صحيح**: سنن الدارمي (261/1) والبيهقي (293/1) وصحيح البخاري (2/2) ومسلم (130/6).

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بھی تم میں سے کوئی جمعہ کے لیے آئے تو وہ غسل کر لے۔

[17]...... أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ))

تحقيق وتخريج **إسناده صحيح**: سنن الدارمي (261/1) والبيهقي (293/1) وصحيح البخاري (2/2) ومسلم (130/6).

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی تم میں سے جمعہ کے لیے آئے (مسجد) وہ غسل کر لے۔

[18]...... أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

بْـنِ عُـمَـرَ ، عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ قَـالَ: وَهُـوَ قَـائِـمٌ عَـلَـى الْـمِـنْبَرِ ((مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ))

تحقيق وتخريج إسناده صحيح: سنن الدارمي (261/1) والبيهقي (293/1) وصحيح البخاري (2/2) ومسلم (130/6) .

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا: تم میں سے جو جمعہ کے لیے آئے وہ غسل کرلے۔

[**19**]...... أَخْبَـرَنَـا قُتَيْبَةُ بْـنُ سَـعِيـدٍ ، قَـالَ: حَـدَّثَـنَا اللَّيْثُ ، عَنِ ابْنِ شِهَـابٍ ، عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُـولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ))

تحقيق وتخريج إسناده صحيح: سنن الدارمي (261/1) والبيهقي (293/1) وصحيح البخاري (2/2) ومسلم (130/6) .

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: جو بھی تم میں سے جمعہ کے لیے آئے وہ غسل کرلے۔

[**20**]...... أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُـعَـاوِيَةُ ، عَـنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ، أَخْبَـرَهُ أَنَّ رَسُـولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ))

تحقيق وتخريج إسناده صحيح: سنن الدارمي (261/1) والبيهقي (293/1) وصحيح البخاري (2/2) ومسلم (130/6) .

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: تم میں سے جو بھی جمعہ کے لیے آئے پس وہ غسل کر لے۔

[21]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ))

تحقيق وتخريج: **إسناده صحيح:** سنن الدارمي (261/1) والبيهقي (293/1) وصحيح البخاري (2/2) ومسلم (130/6).

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جمعہ کے لیے آئے اسے چاہیے کہ وہ غسل کر لے۔

[22]...... أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ))

تحقيق وتخريج: **إسناده صحيح.**

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لیے آئے تو غسل کر لے۔

[23]...... أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ))

تحقيق وتخريج: **إسناده صحيح:** صحيح البخاري (3/2) والنسائي (105/3) واحمد في مسنده (46/1).

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا: تم میں سے جو بھی جمعہ کے لیے روانہ ہو تو وہ غسل کر لے۔

[24]...... أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ))

تحقيق وتخريج **إسناده صحيح**: صحيح البخاري (882) ومسلم (845/4) وابو داؤد (340).

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لیے آئے تو غسل کر لے۔

[25]...... أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ طَاوُسٌ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اغْتَسِلُوا، وَاغْسِلُوا رُءُوسَكُمْ، وَإِنْ لَمْ تَكُونُوا جُنُبًا، وَأَصِيبُوا مِنَ الطِّيبِ))، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ وَأَمَّا الطِّيبُ فَلَا أَدْرِي

تحقيق وتخريج صحيح البخاري (884) (إسناده صحيح).

ترجمة الحديث طاؤس کہتے ہیں کہ میں نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غسل کرو اور اپنے سروں کو دھوؤ (جمعہ کے دن) اگرچہ تم جنبی نہ ہو۔ پھر خوشبو استعمال کرو۔ سیّدنا ابن عباس فرماتے ہیں کہ غسل کا حکم تو ٹھیک ہے لیکن خوشبو کے متعلق میں نہیں جانتا۔

فوائد:...... (1) امام نسائی ؒ نے ایک ہی مفہوم کی احادیث کا تکرار فرمایا ہے اس کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں:

(i) مختلف اسناد کو واضح کرنا ہو۔ کیوں کہ محدثین کے ہاں اگر حدیث کا مفہوم اور متن ایک ہی ہے اور سند مختلف ہیں تو وہ حدیث الگ شمار ہوگی۔

(ii) تعددِ طرق کی وضاحت مطلوب ہو۔

(iii) احادیث کے متون کے اختلاف کو ظاہر کرنا وغیرہ۔

(2) ان احادیث میں غسل کرنے کا جو حکم ہے وہ امر وجوب کے لیے نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔ سیّدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے لیے وضو کیا پس اچھا کیا اور بہت ہی اچھا کیا اور جس نے غسل بھی کرلیا پس یہ غسل افضل ہے۔ (سنن الترمذی) محدث عبدالرحمٰن مبارکپوری ؒ فرماتے ہیں:

''میں کہتا ہوں کہ اس مسئلے میں مختلف احادیث آئی ہیں بعض سے وجوب غسل ثابت ہوتا ہے اور بعض سے استحباب۔ اور میرے نزدیک بظاہر مسئلہ یہ ہے کہ غسل جمعہ سنت مؤکدہ ہے اور اسی طرح سے مختلف احادیث واردہ میں تطبیق دی جا سکتی ہے۔ (تحفۃ الاحوذی)

(3) اس حدیث میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خوشبو کے حوالے سے لاعلمی ظاہر فرمائی ہے جبکہ دیگر روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خوشبو لگانے کے حوالے سے روایت کی ہے۔ شارحین نے اس کے کئی جوابات دیئے ہیں:

(i) ممکن ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ خوشبو سے متعلق روایت بھول گئے ہوں۔

(ii) یا وہ روایات جوان سے لگانے پر جواز ثابت کرتی ہیں ضعیف ہوں۔

(iii) مردوں اور عورتوں کی خوشبو الگ الگ ہیں اسی لیے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خوشبو

کے متعلق شرح صدر نہ ہوسکا ہو۔

(iv) یہ بھی ہوسکتا ہے کہ انھیں خوشبو لگانے کی احادیث کا علم نہ ہوسکا ہو۔ واللہ اعلم

إِيجَابُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے

[**26**]...... أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ))

تحقيق وتخريج: **إسناده صحيح:** صحيح البخاري (858).

ترجمة الحديث: سیّدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

[**27**]...... أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلَى كُلِّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ غُسْلُ يَوْمٍ، وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ))

تحقيق وتخريج: **إسناده صحيح:** مسند احمد (304/3) وابن خزيمة (1747) وابن حبان (558).

ترجمة الحديث: سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان آدمی کے لیے ہر سات دنوں میں ایک دن غسل کرنا ضروری ہے اور وہ دن جمعۃ المبارک کا دن ہے۔

فوائد :...... (1) اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ ہفتے میں ایک دن نہانا ضروری ہے اور وہ دن جمعۃ المبارک کا دن ہے۔

(2) صفائی ایمان کا حصہ ہے جمعہ کے روز خوشبو لگانا، تیل لگانا اور سب کا مل کر جمعہ کے لیے اکٹھا ہونا یہ سب آدابِ جمعہ میں شامل ہیں۔ اسی لیے جمعہ کے روز غسل اور پاکی کی ترغیب دی گئی ہے تاکہ بدبو اور پسینے کی کثرت سے نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔

الرُّخْصَةُ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمْعَةِ

جمعہ کے دن غسل نہ کرنے کی رخصت

[28]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: ((كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا عُمَّالَ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ يَكُونُ لَهُمْ أَرْوَاحٌ فَقِيلَ لَهُمْ: لَوِ اغْتَسَلْتُمْ .))

تحقيق وتخريج: صحيح البخاري (902) ومسلم (133/6) والنسائي (93/3).

ترجمة الحديث: امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اپنے کام اپنے ہاتھوں سے کیا کرتے تھے۔ اور ان کے لیے بدبو دار ہوائیں بھی ہوتی تھیں۔ ان سے کہا جاتا کہ کاش تم لوگ غسل کرلیا کرو (تاکہ پسینے کی بو وغیرہ ختم ہوجائے۔)

فوائد :...... (1) ہاتھ سے کام کاج کرنا اس میں بڑی خیر و برکت ہے۔ صحابہ کرام بہت محنتی لوگ تھے۔

(2) آج کی بڑی بڑی ڈگری والے جنٹل مین کا یہ حال ہے کہ دنیاوی تعلیم کے تمغے سجا لیتے ہیں لیکن وہ لوگ محنت، مزدوری اور ہاتھ سے کام کاج کرنے میں عار محسوس کرتے ہیں جب کہ صحابہ کرام میں الوا الفضل والے لوگ بھی محنت اپنے ہاتھوں سے کرنے کو پسند کرتے تھے۔

(3) سیّدنا آدم علیہ السلام کھیتی کا کام کرتے تھے، داوٗد علیہ السلام لوہار کا کام کرتے تھے، موسیٰ علیہ السلام بکریاں چرایا کرتے تھے، نوح علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے، اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی تجارت کرنا ثابت ہے۔

[**29**]...... أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ، أَنَّهُ: سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّهُمْ ذَكَرُوا غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عِنْدَ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يَسْكُنُونَ الْعَالِيَةَ فَيَحْضُرُونَ الْجُمُعَةَ، وَبِهِمْ وَسَخٌ، وَإِذَا أَصَابَهُمُ الرَّوْحُ سَطَعَتْ أَرْوَاحُهُمْ فَيَتَأَذَّى بِهِمُ النَّاسُ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَوَلَا يَغْتَسِلُونَ؟))

تحقيق وتخريج: **إسناده صحيح**: أخرجه الطبراني في مسند الشاميين (772) والبخاري (902) ومسلم (848) والنسائي في سننه (1379).

ترجمة الحديث: محمد بن ابی بکر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انھوں نے امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے غسل جمعہ کا تذکرہ کیا تو امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: دراصل کچھ لوگ مدینہ کی بالائی بستیوں میں رہائش پذیر تھے۔ وہ جمعے کے لیے (اپنے دور دراز علاقوں سے مسجد نبوی میں) آتے تھے۔ انھیں میل کچیل لگا ہوا ہوتا تھا۔ جب سورج نکلتا تو ان سے بدبو پھیلتی لوگوں کو ان کے ذریعے تکلیف پہنچتی، اس بات کا ذکر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ غسل کیوں نہیں کرتے؟

فوائد :......(1) اس حدیث سے باب کا تعلق واضح ہے یعنی مجبوری کی وجہ سے انھیں حکم دیا گیا تھا کہ جمعہ سے قبل غسل کرلیا کرو۔ کیوں کہ لمبے سفر اور کام کاج کی وجہ سے جسم پر میل اور پسینے کی بدبو آنا ایک لازمی امر ہے۔

(2) البتہ اگر یہ علت نہ بھی ہو تو فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے جمعہ سے قبل غسل کرنا قابل تحسین عمل قرار دیا گیا ہے۔

[**30**]...... أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا، وَنِعْمَتْ، وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ))

تحقيق وتخريج **إسناده حسن**: ولـلحديث شواهد. سنن الترمذی (497) والنسائي (1380).

ترجمة الحديث سیّدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے بہت اچھا کام کیا اور یہ کافی ہے اور جس نے غسل کیا تو یہ افضل کام ہے۔

فوائد :......(1) حسن بصری رحمہ اللہ بڑے تابعین میں شمار ہوتے ہیں انھوں نے کئی صحابہ کرام سے سماع کیا ہے۔

(2) اس جگہ پر حدیث میں حسن بصری رحمہ اللہ اور سیّدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، بعض حضرات اور محققین کا خیال ہے کہ یہ حدیث انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن اصولوں اور قواعد کے اعتبار سے تین باتیں حسن بصری اور سیّدنا سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سامنے آتی ہیں۔ محدثین نے ان کے سماع کے حوالے سے لکھا ہے کہ

(i) امام بخاری رحمہ اللہ کے ہاں علی الاطلاق سماع ثابت ہے یعنی ان کی تمام

روایات سماع پر محمول ہوں گی۔

(ii) دوسرا موقف یہ ہے کہ ان کے مابین ہر حدیث میں انقطاع ہے یعنی ان کی سماع کہیں بھی کسی بھی روایت کے لیے ثابت نہیں۔

(iii) حسن بصری کا صرف حدیث عقیقہ میں سماع ثابت ہے اس کے علاوہ اور کہیں نہیں۔ کیوں کہ حدیث عقیقہ میں حسن بصری نے سیّدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے خود سماع کی وضاحت فرمائی ہے۔

(3) جس روایت میں سمرہ رضی اللہ عنہ اور حسن بصری رحمہ اللہ کی سماع کی دلیل مل جائے تو وہ مقبول روایت ہوگی وگرنہ نہیں۔

(4) مندرجہ روایت کے حوالے سے ابوعلی الحسن بن علی بن نصر الطّوسی رحمہ اللہ نے مختصر الاحکام مستخرج الطّوسی علی جامع الترمذی: 10/3 میں سماع کی تصریح کی ہے۔ لہٰذا اس لیے یہ روایت شواہد کے اعتبار سے حسن ہوگی۔ واللہ اعلم

فَضْلُ الْغُسْلِ

جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت

[**31**]...... أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، وَهَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ، وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ غَسَّلَ، وَاغْتَسَلَ، وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ، وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ صِيَامُهَا، وَقِيَامُهَا))

تحقيق وتخريج: **إسناده صحيح:** سنن الترمذی (496) و سنن النسائي

.(1382)

ترجمة الحديث سیّدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے (اپنے کپڑوں کو یا سر وغیرہ کو) اچھی طرح دھویا اور غسل کیا اور اوّل وقت (جلد سے جلد) مسجد میں گیا، اور خطبہ کو شروع سے (غور سے) سنا، اور امام کے قریب بیٹھا اور فضول کوئی کام نہیں کیا، تو اسے ہر قدم پر ایک سال کے صیام وقیام کا ثواب ملے گا۔

فوائد:......(1) (غَسَّـــــلَ) کہتے ہیں سر یا کپڑوں کو اچھی طرح دھونے کو۔

(2) بعض لوگوں نے اس لفظ ''غسّل'' سے مراد لی ہے کہ وہ اپنی بیوی کو بھی غسل کرائے یعنی اس سے جماع کرے تاکہ وہ بھی غسل کرے پہلا معنی ہمیں زیادہ راجح معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

(3) فضول کام سے مراد کئی ایک کام ہوتے ہیں، سب سے فضول کام ہی یہی ہے کہ بندہ خطبہ توجہ سے نہ سنے، تنکوں سے کھیلتا رہے اور فضول کاموں میں وقت کو ضائع کرے۔

(4) ایک سال کا قیام اور صیام یہ معمولی کام نہیں ہے لیکن جمعہ کے روز مذکورہ حدود کو برقرار رکھنے والے کو یہ اجر عطا کر دیا جاتا ہے۔

الْهَيْئَةُ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے لیے اچھی حالت اختیار کرنا

[**32**]...... أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْـنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَأَى حُلَّةً عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَوِ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ؟، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ))، ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَسَوْتَنِيهَا، وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ))

تحقيق وتخريج صحيح البخاري (886) والنسائي (1382) ومسلم (2068) والموطأ (917/1).

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک (ریشمی) جوڑا (بازار میں فروخت ہوتے) دیکھا تو کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! اگر آپ یہ جوڑا خرید لیں اور جمعہ کے دن پہنا کریں جب (آپ سے ملنے) وفد آئیں تب بھی پہنیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس (ریشمی لباس کو) تو وہی پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس قسم کے لباس آئے تو آپ نے ان میں سے ایک جوڑا عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ یہ جوڑا مجھے پہناتے ہیں؟ جبکہ آپ نے عطارد کے لائے ہوئے جوڑے کے متعلق جو الفاظ ارشاد فرمائے تھے (وہ تو اس کے خلاف حرمت پر دلالت کرنے والے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا۔'' تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا مکہ میں رہنے والے اپنے ایک مشرک بھائی کو دے دیا۔

[**33**]...... أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ

اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، خَرَجَ فَرَأَى حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اشْتَرِهَا فَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَحِينَ يَقْدَمُ عَلَيْكَ الْوَفْدُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ))، قَالَ: ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ حُلَلٍ مِنْهَا فَكَسَا عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً وَكَسَا عَلِيًّا حُلَّةً، وَكَسَا أُسَامَةَ حُلَّةً فَأَتَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ ثُمَّ بَعَثْتَ بِهَا إِلَيَّ قَالَ: ((بِعْهَا فَاقْضِ بِهَا حَاجَتَكَ أَوْ شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ))

تحقيق وتخريج: **إسناده صحيح:** سنن البيهقي (280/3) والنسائي (198/8) رقم (3054) ومسلم (2068) وأبوداؤد (4041) واحمد (51/2) وابوداؤد الطيالسي في مسنده (1937) وابن حبان (5113).

ترجمة الحديث: سیّدنا عبد اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہما روانہ ہوئے تو بازار میں ایک خوبصورت استبرق کا بنا ہوا حلہ (لباس) دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کو خرید لیں اور جمعہ کے دن پہنیں جب آپ کے پاس وفود آئیں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا: درحقیقت یہ وہ پہنتا ہے جس کا (آخرت میں کوئی) حصہ نہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تین لباس پیش کیے گئے اس میں ایک حلہ (لباس) عمر رضی اللہ عنہ کو پہننے کے لیے دیا ایک حلہ علی رضی اللہ عنہ کو پہننے کے لیے دیا اور ایک حلہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو دیا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کے متعلق وہ کچھ اشاد فرمایا جو آپ نے فرمایا: پھر آپ نے (اسے پہننے کے لیے) میری طرف بھیج دیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے بیچ دو

اور اس سے اپنی ضرورت پوری کر لو یا اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں کے دوپٹے بنا لو۔

فوائد :...... (1) ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن اچھا لباس زیب تن کرنا چاہیے۔ سنن ابی داؤد (1078) میں حدیث ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے جمعہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: کتنا اچھا ہو اگر تم لوگ محنت و مزدوری کے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے دن کے لیے دو کپڑوں کو خرید لو۔

(2) سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے مادری بھائی عثمان بن حکیم کو ریشمی حلہ بطور تحفہ دیا تھا۔ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ کافر و مشرک کو ریشمی لباس بطور ہدیہ دیا جا سکتا ہے۔

(3) اس سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ کفار فروعی مسائل کے مکلّف نہیں ہیں مگر اہل علم نے اس حوالے سے تین آرائیں پیش کی ہیں:

(i) کفار فروعی احکام کے ادائیگی و اعتقاد کے لحاظ سے مکلّف ہیں اور انھیں قیامت کے دن ترک ایمان اور عمل کے ترک کی وجہ سے عذاب ہوگا۔

(ii) فروعی مسائل کے اعتقاد اور ادائیگی کے لحاظ سے مخاطب نہیں ہیں۔ قیامت کے دن انھیں صرف ترک ایمان کی وجہ سے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

(iii) اعتقاد کے لحاظ سے مخاطب ہیں ادائیگی کے لحاظ سے مکلّف نہیں ہیں۔ قیامت کے دن انھیں جو عذاب دیا جائے گا وہ ترک ایمان اور فروعات کے متعلق ترک اعتقاد کے باعث ہوگا۔

(4) ''جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اس قسم کے لباس کافر پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا، مسلمان وہ لباس پہنے گا جس کا اسے حکم دیا گیا ہے کیوں کہ مسلمان یہ لباس آخرت میں پہنے گا۔

[**34**]...... أَخْبَرَنِی هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِی

بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ، أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِـي سَـعِيـدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الْـغُسْـلَ يَـوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَالسِّوَاكَ، وَأَنْ يَمَسَّ مِنَ الطِّيبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ))

تحقیق وتخریج: صحيح مسلم (846) والبخاري (158/1) والنسائي في الكبرىٰ (1667).

ترجمة الحديث: سیّدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے اور مسواک کرنا بھی اور (ہر شخص) اپنی استطاعت کے مطابق خوشبو استعمال کرے۔

فوائد: ...... (1) یہاں پر خوشبو لگانے کا عام حکم ہے جس میں مرد وزن دونوں بظاہر شامل ہیں مگر عورتوں اور مردوں کی خوشبو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرق واضح کیا ہے۔ عورتوں کی خوشبو میں رنگ ہو جو مردوں کے لیے جائز نہیں اور مردوں کی خوشبو میں مہک ہو رنگ نہ ہو جو عورتوں کے لیے جائز نہیں۔

(2) دانتوں کی صفائی کے حوالے سے شارع علیہ السلام نے بہت زیادہ توجہ دلائی ہے خصوصاً نمازوں کے اوقات میں اس کا استعمال زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔

فَضْلُ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ

جمعہ کے لیے پیدل جانے کی فضیلت

[**35**]...... أَخْبَـرَنِـي عَـمْـرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، أَنَّهُ: سَمِعَ أَبَا الْأَشْعَثِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ: سَمِعَ أَوْسَ بْنَ أَوْسٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَغَسَّلَ، وَغَدَا، وَابْتَكَرَ، وَمَشَى، وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَأَنْصَتَ، وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ))

تحقیق وتخریج: **إسناده صحيح**: مسند احمد (104/4) والترمذی (496) وابن ماجة (1087) والنسائي (1384).

ترجمة الحديث سیّدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کے روز غسل کرے اور اپنے جسم کو اچھی طرح دھوئے، اور اوّل وقت جائے، خطبہ شروع سے سنے، پیدل جائے اور سوار نہ ہو، امام سے قریب تر بیٹھے، خاموش رہے اور فضول بات نہ کرے تو اسے ہر قدم کے عوض ایک سال کے عمل کا ثواب عطا کیا جائے گا۔

فوائد:......(1) (وَاغْتَسَلَ وَغَسَّلَ) اہل علم نے اس لفظ کے معنی میں اختلاف ظاہر کیا ہے بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ یہاں سے مراد تاکید اور مبالغہ کا اظہار ہے۔ یعنی اچھی طرح سے غسل کرے اور دیگر اعضاء جسم کو بھی اچھی طرح دھوئے۔

(2) اگر مسجد دور ہو تو سوار ہو کر جانا جائز ہے تاہم پیدل چل کر مسجد کی طرف جانا زیادہ باعث ثواب ہے۔

(3) جمعہ کے ساتھ امام کے قریب بیٹھنے کی ترغیب میں بہت بڑی حکمت پوشیدہ ہے، امام کے جتنا قریب ہوگا وعظ ونصیحت کو اچھی طریقے سے سنے گا۔

(4) اسلام میں سستی کو ناپسند قرار دیا گیا ہے معمولی سی سستی کی وجہ سے اتنا بڑا عظیم ثواب چھوڑ دینا بہت بڑے اجر کو ضائع کرنے کے مترادف ہے۔

[**36**]...... أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَيَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ وَالنَّسَقُ لِعَفَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ

الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ زِيَادِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ قَرْثَعٍ الضَّبِّيِّ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَتَدْرِي مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟))، قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((لَكِنِّي أَنَا أُحَدِّثُكَ عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَا يَتَطَهَّرُ رَجُلٌ، ثُمَّ يَمْشِي إِلَى الْجُمُعَةِ، ثُمَّ يُنْصِتُ حَتَّى يَقْضِيَ الْإِمَامُ صَلَاتَهُ إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا، وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِي قَبْلَهَا مَا اجْتُنِبَتِ الْمَقْتَلَةُ.))

تحقیق وتخریج **إسناده حسن:** سنن النسائي في الكبرى (1665) وابن عبدالبر فی "التمهيد" (48/4) والطحاوي (368/1) والطبراني في الكبير (6089) والمد في مسنده (23729).

ترجمة الحديث سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ جمعہ کا دن کیا ہے؟ (یعنی اس میں کون سی فضیلت ہے؟) میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول جانتا ہے، فرمایا لیکن میں تمہیں جمعہ کے دن کے بارے میں بتاتا ہوں، جو شخص طہارت حاصل کرے اور مسجد کی طرف پیدل چل کر جائے، اور خاموش رہے یہاں تک کہ امام اپنی نماز کو مکمل کرے، تو یہ گزشتہ جمعہ سے لے کر اب تک ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔

قُعُودُ الْمَلَائِكَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ وَالتَّكْبِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَالْفَضْلُ فِي ذٰلِكَ

جمعہ کے دن فرشتوں کا مسجد کے دروازے پر بیٹھنا (تاکہ نمازیوں کی انٹری رجسٹر میں ہو) اور جمعہ کو جلدی جانا اور اس کی فضیلت کا بیان

[37,38]...... أَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ))

تحقيق وتخريج: صحيح البخاري (136/4) وأحمد (239/2) والنسائي (1385) ومسلم (1694).

ترجمة الحديث: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے مقرر ہوتے ہیں، جو لوگوں کے نام لکھتے ہیں، یعنی سب سے پہلے آنے والے، پھر ان کے بعد آنے والے (کا نام لکھتے ہیں) جب امام (خطبہ کے لیے) بیٹھتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر کے ذکر سنتے ہیں۔

[39]...... أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرُّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ، وَجَلَسُوا فَاسْتَمَعُوا الذِّكْرَ))

تحقيق و تخريج صحيح البخاري (136/4) وأحمد (239/2) والنسائي (1385) ومسلم (1694).

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے مقرر ہوتے ہیں، جو لوگوں کے نام لکھتے ہیں، یعنی سب سے پہلے آنے والے، پھر ان کے بعد آنے والے (کا نام لکھتے ہیں) جب امام (خطبہ کے لیے) بیٹھتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر کے ذکر سنتے ہیں۔

[**40**]...... أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ الْبَصْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَكَتَبُوا مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَتِ الْمَلَائِكَةُ الصُّحُفَ))، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُهَجِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ كَالْمُهْدِي شَاةً، ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَطَّةً، ثُمَّ كَالْمُهْدِي دَجَاجَةً، ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَيْضَةً))

تحقيق و تخريج صحيح البخاري (929) ومسلم (85) وأحمد (209/2) والنسائي (1386).

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور جمعہ کے لیے آنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔ جب امام خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو فرشتے اپنے رجسٹر کو بند کر دیتے ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ کے لیے سب سے پہلے آنے والا قربانی کے لیے اونٹ بھیجنے والے کی طرح ہے۔ پھر اس

کے بعد آنے والا قربانی کے لیے گائے بھیجنے والے کی طرح ہے، پھر اس کے بعد آنے والا قربانی کے لیے بکری بھیجنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد آنے والا مرغی بھیجنے والے کی طرح ہے۔ پھر اس کے بعد آنے والا شخص قربانی کے لیے انڈا بھیجنے والے کی طرح ہے۔

[41]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ - يَعْنِي مَلَائِكَةً - يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمُ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ، وَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ فَالْمُهَجِّرُ إِلَى الصَّلَاةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي كَبْشًا حَتَّى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ، وَالْبَيْضَةَ))

تحقيق وتخريج: صحيح مسلم (850) وفي الكبرى للنسائي (1694) وسنن النسائي (1387).

ترجمة الحديث: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو لوگوں کے نام ان کے (آنے کے لحاظ سے) مراتب کے مطابق لکھتے ہیں یعنی سب سے پہلے آنے والے، پھر ان کے بعد پہلے آنے والے (کا نام درج کرتے ہیں) پھر جب امام (خطبہ کے لیے) نکلتا ہے تو وہ (فرشتے) اپنے رجسٹر کو بند کر کے خطبہ سنتے ہیں، لہٰذا سب سے پہلے نماز جمعہ کے لیے آنے والا قربانی کے لیے اونٹ بھیجنے والے کی طرح ہے، پھر اس کے بعد آنے والا قربانی کے لیے گائے بھیجنے والے کی طرح ہے، پھر اس کے بعد آنے والا قربانی کے لیے مینڈھا بھیجنے والے کی طرح ہے، پھر آپ نے مرغی

اور انڈے کا بھی ذکر فرمایا۔

[42]...... أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَقْعُدُ مَلَائِكَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ فَالنَّاسُ فِيهِ كَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً ، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً ، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً ، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً ، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً ، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً ، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ دَجَاجَةً ، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ دَجَاجَةً ، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ عُصْفُورًا ، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ عُصْفُورًا ، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً ، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً))

تحقیق و تخریج **إسناده ضعيف**: ابن عجلان عنعن۔ مسند احمد (483/2) أخرجه الطبراني في الكبير (8102) والنسائي (1388).

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعۃ المبارک کے روز فرشتے مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کے نام ان کے آنے کی ترتیب کے اعتبار سے لکھتے ہیں۔ ان میں سے کوئی تو اس شخص کی طرح ہوں گے جس نے اونٹ صدقہ کیا۔ اور کچھ اس آدمی کی طرح ہوں گے جس نے گائے صدقہ کی۔ اور کچھ اس آدمی کی طرح ہوں گے جس نے بکری صدقہ کی اور کچھ اس آدمی کی طرح ہوں گے جس نے مرغی صدقہ کی اور اس میں کچھ اس آدمی کی طرح ہوں گے جس نے پرندہ صدقہ کیا اور کچھ اس آدمی کی طرح ہوں گے جس نے بہترین انڈہ صدقہ کیا۔

فوائد :...... (1) بعض حضرات اس حدیث سے یہ استدلال اخذ کرتے

ہیں کہ مرغی کی قربانی جائز ہے اگر ان کی بات مان لی جائے تو پھر انڈے کی قربانی کا بھی جواز بنتا ہے جس کے یہ حضرات خود بھی قائل نہیں ہیں بنا بریں یہ استدلال درست نہیں ہے کیوں کہ یہاں قربانی کے جانوروں کی فہرست نہیں بتائی جا رہی بلکہ ثواب کے درجوں کی طرف اشارہ ہے۔

(2) کم سے کم تر چیز بھی اللہ کی راہ میں اگر اخلاص کے ساتھ صدقہ ہوگی تو وہ بھی ان شاء اللہ جہنم سے نجات کا ذریعہ بنے گی۔

(3) رجسٹر بند ہونے کی صورت میں سبقت کے ثواب سے محروم رہیں گے مگر دیگر عبادات مثلاً ذکر، دعا، اور نماز میں شرکت کا ثواب ملتا ہے۔

(4) خطبہ سننا ایک بہت بڑا عمل ہے جو اجر سے خالی نہیں اندازہ لگایئے اس کی اہمیت کا کہ فرشتے بھی خطبہ سنتے ہیں اور لوگوں کا نام لکھنا بند کر دیتے ہیں۔

(5) حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ عام دنوں میں جو فرشتے نیکی اور بدی کو لکھتے ہیں یہ فرشتے ان کے علاوہ ہیں جو خاص طور پر مسجد کے دروازے پر جمعہ کے روز اپنی اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔

(6) سب سے پہلے آنے والے صرف چھ سات افراد کے نام لکھے جاتے ہیں مگر یہ بات صحیح معلوم نہیں ہوتی کیوں کہ ممکن ہے بیک وقت میں کئی اشخاص مسجد میں داخل ہوجائیں، لہٰذا اس مسئلے میں وسعت ہے۔ اہل علم کا اس مسئلے پر اختلاف ہے کہ احادیث میں وارد پانچ گھڑیوں سے مراد کیا ہے؟ ایک دن میں بارہ گھڑیاں ہوتی ہیں جیسا کہ سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں موجود ہے۔ (1048) سنن ابی داوًد۔ اس لحاظ سے سورج کے بلند ہونے سے پہلی گھڑی کا آغاز ہوجاتا ہے۔ اسی طرح زوال شمس تک۔ واللہ اعلم

(7) حدیث نمبر (42) میں پرندے کی قربانی کے ثواب کا ذکر ہے، اس حدیث

کے علاوہ دیگر کتب میں کثرت طرق موجود ہیں مگر ''پرندے'' کی قربانی کا ذکر نہیں ہے۔ اور ویسے بھی یہ حدیث سنداً ضعیف ہے جیسا کہ تخریج میں ذکر کیا ہے۔

وَقْتُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا وقت

[**43**]...... أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، وَرَاحَ فَكَأَنَّمَا قَدَّمَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ))

تحقيق وتخريج: صحيح البخاري (881) ومسلم (850) والموطأ (101/1) والنسائي (1389) وأحمد في مسنده (483/2).

ترجمة الحديث: سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے جمعہ کے دن غسل جنابت کی طرح (یعنی اچھی طرح سے) غسل کیا۔ پھر پہلے وقت میں (نماز جمعہ کے لیے) چل پڑا تو یوں سمجھو کہ اس نے اونٹ صدقہ کیا اور جو شخص دوسرے وقت میں چلا، گویا اس نے گائے کی قربانی کی، اور جو تیسرے وقت میں چلا، گویا اس نے مینڈھا قربان کیا اور جو آدمی چوتھے وقت میں چلا، گویا اس نے مرغی کی قربانی کی اور جو پانچویں وقت میں گیا، گویا اس نے انڈہ صدقہ کیا۔ پھر جب امام (جمعہ کے خطبہ کے لیے) نکلتا ہے تو (درجات کے لکھنے والے) فرشتے بھی مسجد

میں آ کر ذکر سننے لگتے ہیں۔

فوائد :...... (1) ان ساعات یا اوقات کے حوالے سے کچھ فوائد سابقہ حدیث (42) میں گزر چکے ہیں۔من شاء فليرجع هناك .

(2) امام نسائی ﷫ نے جو باب اس حدیث پر قائم فرمایا ہے اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ کا موقف یہ ہوا کہ نماز جمعہ کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے۔ امام بخاری ﷫ اور دیگر محدثین کا اکثر یہی مذہب ہے۔ واللہ اعلم

(3) اس حدیث میں پانچ گھڑیوں کا ذکر ہے اور پانچویں کے اختتام اور چھٹی گھڑی کے آغاز میں خروج امام کا ذکر ہے۔

(4) بعض روایات میں انڈے کے صدقے کے بعد (عصفور) چڑیا اور (بطة) بطخ کا بھی ذکر ملتا ہے مگر یہ دونوں اضافے ضعیف ہیں۔

[**44**]...... أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو، وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ، وَأَنَا أَسْمَعُ، وَاللَّفْظُ لَهُ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْجُلَاحِ مَوْلَى عَبْدِ الْعَزِيزِ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَوْمُ الْجُمُعَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً فِيهَا سَاعَةٌ لَا يُوجَدُ عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ إِيَّاهُ فَالْتَمِسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ))

تحقيق وتخريج **إسناده صحيح**: سنن ابوداؤد (1048) وصححه الشيخ الالباني في صحيح الجامع (8042) وصححه الحاكم على شرط مسلم (279/1) وسنن النسائي (1390) .

ترجمة الحديث سیّدنا جابر بن عبد اللہ ﷠ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

فرمایا: جمعہ کے دن بارہ گھنٹے ہیں۔ (ان اوقات میں ایک ایسا قیمتی وقت ہے) اس میں جو شخص بھی اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرتا پایا جائے اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز ضرور عنایت فرماتا ہے۔ تو تم اس وقت کو عصر کے بعد آخری گھنٹے میں تلاش کرو۔

فوائد :...... (1) تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ وقت یا گھڑی عصر کے بعد کسی وقت ہے، اس کے علاوہ اور بھی اہل علم کے اس میں اقوال موجود ہیں۔

(2) اس حدیث سے جمعۃ المبارک کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

[**45**]...... أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا قُلْتُ: أَيَّةُ سَاعَةٍ؟، قَالَ: ((زَوَالَ الشَّمْسِ.))

تحقيق وتخريج: صحيح مسلم (585) واحمد فى مسنده (331/3) وسنن النسائي (100/3).

ترجمة الحديث: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے۔ پھر واپس آ کر اپنے پانی ڈھونے والے اونٹوں کو آرام کا موقع دیتے۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا: کس وقت؟ انھوں نے بتایا: زوال کے وقت۔

فوائد :...... بظاہر حدیث کا مفہوم مبہم ہے کیوں کہ نماز جمعہ پڑھنے کے بارے میں بھی یہ سوال وجواب ہوسکتے ہیں اور واپس لوٹنے کے بارے میں بھی لہٰذا احکامات ان احادیث سے نکالیں جو اپنے مطالب میں واضح ہوں مبہم نہ ہوں۔"

واللہ تعالیٰ اعلم

[**46**]...... أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ النَّسَائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، يُحَدِّثُ: عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ، وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ فَيْءٌ يُسْتَظَلُّ بِهِ.

تحقیق وتخریج: صحيح مسلم (860) والبخاري (4168) وابوداؤد (1085) والنسائي.

ترجمة الحديث ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ کر جب واپس لوٹتے تو ہمیں دیواروں کا اتنا بھی سایہ نہ ملتا کہ ہم (سورج سے) اس کا سایہ لے سکیں۔

فوائد: ...... (1) اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جمعۃ المبارک زوال کے فوراً بعد ہوتا تھا۔

(2) نبی کریم ﷺ کا خطبہ مختصر اور نماز لمبی ہوا کرتی تھی۔ یعنی عام خطبوں کے مقابلے میں جمعہ کا خطبہ لمبا نہیں ہوتا تھا بلکہ مختصر ہوتا تھا۔ اسی لیے صحابہ کرام واپسی پر دیواروں کا سایہ نہیں پاتے تھے۔

تَأخِيرُ الْجُمُعَةِ فِي الْحَرِّ

گرمی میں جمعہ کو تاخیر کرنا (کیسا ہے؟)

[47]...... أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا خَالِدِ حَدَّثَنَا أَبُو خَلَدَةَ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ أَيُّوبَ أَخَّرَ الْجُمْعَةَ، فَتَكَلَّمَ يَزِيدُ الضَّبِيُّ فَدَخَلْنَا الدَّارَ فَقَالَ لَهُ يَزِيدُ: يَا أَبَا حَمْزَةَ، قَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ صَلاتَنَا مِنْ صَلاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ: ((كَانَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ نَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ، نبَكَّر بِالصَّلَاةِ.)) وَلَمْ يَسْمَعْهُ وَلَكِنَّهُ قَدْ شَهِدَ الْأَمْرَ.

تحقيق وتخريج: صحيح البخاري (905) والنسائي (500).

ترجمة الحديث: ابوخلدہ سے مروی ہے کہ حکم بن ایوب (بصرہ کے امراء میں سے تھے) نے جمعہ کی نماز میں تاخیر کی کسی دن (اس معاملے پر) یزید الصبی نے کلام کیا، ہم ایک گھر میں داخل ہوئے تو یزید نے ان سے کہا: اے ابوحمزہ! (سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) یقیناً آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے ہماری نمازیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مقابلے میں کہاں کھڑی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں) جب گرمی ہوتی تھی تو ہم نماز کو ٹھنڈا کرتے تھے اور جب سردیاں ہوتی تھیں تو ہم نماز کو جلدی پڑھا کرتے تھے۔

فوائد: ...... (1) شدید گرمیوں میں نماز ظہر یا جمعہ کو تاخیر کرنا مستحب عمل ہے۔

(2) سردیوں میں نماز جمعہ جلدی ادا کیا جائے، (تبکیر) کا لفظ کسی کام کا اوّل وقت میں کرنے پر بولا جاتا ہے۔ (نبکر بالجمعة) یعنی صحابہ کرام کہتے ہیں کہ ہم جمعہ کی نماز کے لیے جلدی جایا کرتے تھے۔

(3) لفظ (ابراد) کے معنی ہیں نمازوں کو ٹھنڈے وقت پڑھنا اس لفظ سے مراد حقیقتاً ٹھنڈا وقت مراد نہیں ہے کیوں کہ وہ تو گرمیوں میں عصر کے بعد بہت دیر تک قائم ہوتا ہے یعنی مغرب کے قریب بلکہ اس کا مطلب نصف النہار کے مقابلے میں کچھ ٹھنڈا وقت مراد ہے۔ واللہ اعلم

الْأَذَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن اذان کا بیان

[48]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ

يُـونُـسَ ، عَـنِ ابْـنِ شِهَـابٍ ، قَـالَ: أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ: ((أَنَّ الْأَذَانَ كَانَ أَوَّلًا حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي عَهْدِ رَسُـولِ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، فَلَمَّا كَانَ خِلَافَةُ عُثْـمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ أَمَرَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ))

تحقيق و تخريج صحيح البخاري (916) والطبراني في الكبير (147/7) وابوداؤد (1088) والترمذی (515) وابن ماجة (1135) والنسائي (1393).

ترجمة الحديث سیّدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیّدنا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے دور میں پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھتا تھا، لیکن جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے تو عثمان رضی اللہ عنہ نے جمعے کے دن تیسری اذان (تکبیر اولیٰ کو ملانے کے ساتھ) کا حکم دیا جو (مقام) زوراء پر کہی جاتی تھی۔ پھر (جمعے کی اذان کا) معاملہ اسی کے مطابق جاری ہو گیا۔

فوائد :...... (1) بسا اوقات حدیث کو اگر اس کے پس منظر میں لے جایا جائے تو حدیث کی منشاء سمجھنے میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے، سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ خلافت میں دور دور تک آبادی پھیل گئی تھی اور مدینے میں بازار لگنے بھی شروع ہو گئے تھے جس کی وجہ سے انھیں اذان کے وقت کا پتا نہیں چلتا تھا اور مزید یہ ڈر بھی تھا کہ ان کا جمعہ فوت نہ ہو جائے اس وجہ سے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے دوسری اذان کہلوائی۔

(2) بعض نادان اور لاعلم حضرات اس حدیث پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ کام سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے جاری کیا تھا لیکن جب غور کیا جاتا ہے تو اس کام کی اصل کتب احادیث میں موجود ہے مثلاً سحری کی اذان کو لے لیجیے سحری کی اذان اس

سہولت کی بنا پر تھی کہ سحری کرنے والے جلدی اپنی سحری کھالیں کیونکہ اذان فجر قریب ہے لہٰذا اس حدیث سے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا دوسری اذان کہلوانا تا کہ لوگ مسجدوں کی طرف بڑھیں جواز پیدا کرتی ہے اور مزید یہ بھی نکتہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے بھی اس اذان کی مخالفت نہیں کی۔

(3) اس حدیث میں تین اذانوں کا ذکر ہے۔ پہلی اذان وہ جو خطبہ جمعہ کے آغاز میں کہی جاتی ہے۔ آج کل یہ دوسری اذان کے حوالے سے معروف ہے۔ حدیث میں مذکورہ تیسری اذان سے مراد وہ اذان ہے جو خطبے کی اذان سے کچھ دیر قبل کہی جاتی ہے تا کہ لوگ جمعہ کی تیاری کرلیں۔ آج کل اسے پہلی اذان کہا جاتا ہے، اور اس روایت میں اقامت کو بھی اذان ہی کہا گیا ہے۔

[**49**]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، أَخْبَرَهُ قَالَ: ((إِنَّمَا أَمَرَ بِالتَّأْذِينِ الثَّالِثِ عُثْمَانُ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ، وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ فَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ))

تحقيق وتخريج صحيح البخاري (10/2) وابوداؤد (1090) والنسائي (1395) والطبراني في الكبير (147/7)

ترجمة الحديث سیّدنا سائب رضی اللہ عنہ بن یزید سے روایت ہے کہ تیسری اذان کا حکم سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس وقت دیا جب مدینے والے (آبادی میں) زیادہ ہوگئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک اذان ہی تھی اور جمعہ کے دن اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھتا تھا۔

[50]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ: ((كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ ، ثُمَّ كَانَ كَذَلِكَ فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ))

تحقيق وتخريج إسناده صحيح: سنن النسائي (101/3).

ترجمة الحديث سیّدنا سائب رضی اللہ عنہ بن یزید سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر بیٹھتے تو سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتے، پھر جب آپ (خطبوں کے بعد) منبر سے اترتے تو (بلال) اقامت کہتے۔ سیّدنا ابوبکر اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا۔

فوائد: ...... ان دونوں احادیث سے جو بات واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں اور شیخین کے دور میں دوسری اذان کی ضرورت نہ تھی اور ان کے دور میں جمعہ کی ایک ہی اذان کا معمول تھا، یعنی اگر کہیں دوسری اذان کی ضرورت نہ ہو تو ایک ہی اذان پر اکتفا کرنا چاہیے کیوں کہ دوسری اذان ضرورت کے تحت کہی گئی تھی۔

الصَّلَاةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَنْ جَاءَ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ

جب کوئی شخص جمعے کے دن آئے اور امام (خطبے کے لیے) نکل چکا ہو تو وہ بھی دو رکعت نماز پڑھے

[51]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَقَدْ

خَرَجَ الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)) قَالَ شُعْبَةُ: يَوْمَ الْجُمُعَةِ

تحقیق وتخریج صحيح البخاري (71/2) ومسلم (163/6) والنسائي (101/3) وابن خزيمة (1835).

ترجمة الحدیث سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی تم میں سے کوئی مسجد آئے اور امام خطبہ کے لیے نکل چکا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ دو رکعت پڑھے۔

فوائد:...... (1) امام جب خطبہ کے لیے منبر پر بیٹھ جائے تو صرف دو رکعت پڑھنی چاہیے دو رکعت کے بغیر مسجد میں نہ بیٹھے۔

(2) قبل از خطبہ نوافل کی تعداد مقرر نہیں ہے۔ مگر امام خطبہ کے لیے بیٹھ جائے تو صرف دو رکعتیں پڑھی جائیں۔

(3) تحیۃ المسجد کا حکم عام ہے ہر وقت اسے ادا کرنی چاہیے۔

الصَّلَاةُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنبَرِ

جمعہ سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا جب امام منبر پر ہو

[52]...... أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ، وَيُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصِّيصِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنبَرِ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ: ((أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((ارْكَعْ))

تحقیق وتخریج صحيح البخاري (930) ومسلم (785) والنسائي في سننه (103/3).

ترجمة الحديث سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر (خطبہ دے رہے) تھے کہ ایک آدمی آیا۔ آپ نے اس سے فرمایا: تو نے دو رکعتیں پڑھیں؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کھڑے ہو اور دو رکعتیں ادا کرو۔

فوائد:...... اس مقام پر احناف کے قول کا ردّ ہوجاتا ہے کہ ان کا کہنا ہے آپ نے خطبہ شروع نہیں کیا تھا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دو رکعت پڑھنے کا حکم دیا تھا جبکہ حدیث میں واضح الفاظ ہیں کہ آپ خطبہ شروع کر چکے تھے۔

[**53**]...... أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((قُمْ فَارْكَعْهُمَا))

تحقيق وتخريج صحيح مسلم (875) والبخاري (930) وابن ماجة (1114) وابوداؤد (1116).

ترجمة الحديث سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: سلیک غطفانی تشریف لائے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ کے لیے بیٹھ چکے تھے۔ سلیک غطفانی دو رکعت پڑھے بغیر بیٹھ گئے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا تم نے دو رکعتیں پڑھیں؟ انھوں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: اٹھو اور دو رکعتیں پڑھو۔

مَقَامُ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ

[**54**]...... أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا خَطَبَ يَسْتَنِدُ إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ اضْطَرَبَتْ تِلْكَ السَّارِيَةُ كَحَنِينِ النَّاقَةِ حَتَّى سَمِعَهَا أَهْلُ الْمَسْجِدِ حَتَّى نَزَلَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَنَقَهَا فَسَكَنَتْ))

تحقيق وتخريج صحيح البخاري (237/4) وعبد الرزاق في "المصنف" (5254) والشافعي في مسنده، ص: 142، وأحمد في مسنده (14142-14468) والنسائي (1397) وللحديث شواهد كثيرة جداً، وهو في أعلام النبوة، ولله الحمد.

ترجمة الحديث سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ جب خطبہ دیتے تو مسجد کے ستونوں میں سے ایک کھجور کے تنے کے ساتھ سہارا لیا کرتے تھے۔ جب منبر تیار ہوا اور آپ (خطبہ کے لیے) اس پر تشریف فرما ہوئے تو وہ ستون بے چینی میں اونٹنی کی طرح رونے لگا حتی کہ مسجد میں سارے لوگوں نے اس کی (رونے کی) آواز سنی۔ رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اسے گلے سے لگایا پھر وہ چپ ہوگیا۔

فوائد :...... (1) شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے پاس کچھ عیسائی لوگ آئے انھوں کہا کہ ہمارے پاس سترہ سوالات ہیں اگر آپ ان سوالوں کے جوابات دے دیں گے تو ہم مسلمان ہوجائیں گے، ان سترہ سوالات میں ایک یہ بھی سوال تھا کہ یسوع مسیح (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) نے مردوں کو زندہ کیا باذن اللہ آپ کے نبی نے کس مردہ کو زندہ کیا؟ شیخ الاسلام نے اس پر جواب دیتے ہوئے مندرجہ بالا حدیث نقل فرمائی اور کہا

کہ آپ کے نبی نے صرف انسان کے جسم میں روح کا اعادہ کیا جب کہ ہمارے نبی کے ہاتھوں ایک بے جان میں روح کا پیدا ہونا ثابت ہوا ہے۔ اب بتاؤ دونوں میں سے بڑا معجزہ کس کا ہوا؟ یہ سن کر عیسائی لا جواب ہوگئے۔ تفصیل کے لیے مطالعہ مفید رہے گا "الجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح" کا۔

(2) اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ امام خطبہ جمعہ کے دوران منبر پر کھڑا ہوگا۔

(3) منبر پر کھڑے ہونے میں کئی فوائد ہیں سب سے پہلا تو یہ کہ یہ سنت ہے دوسرا فائدہ کہ لوگوں کو خطیب باآسانی نظر آئے تیسرا خطیب لوگوں کو دیکھ کر اور ان کی طبیعت کے مطابق ان کو نصیحتیں کرے گا۔

قِيَامُ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

امام کا خطبہ میں کھڑا ہونا

[55]...... أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَخْطُبُ قَاعِدًا، وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ [الجمعة: 11]

تحقيق وتخريج: صحيح مسلم (864) والنسائي (1398).

ترجمة الحديث: سیّدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: (وہ) مسجد میں داخل ہوئے تو عبدالرحمٰن بن ام الحکم بیٹھ کر خطبہ دے رہا تھا، انھوں نے کہا: اس کو دیکھو کہ یہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا

﴿وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا﴾ (الجمعة : 11) ''جب وہ کوئی تجارت یا کوئی کھیل دیکھتے ہیں اٹھ کر اس طرف چلے جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔

فوائد :...... (1) آیت مبارکہ میں ذکر ہے کہ ان لوگوں نے آپ علیہ السلام کو کھڑا چھوڑ دیا۔ سیّدنا کعب رضی اللہ عنہ کا استدلال یہ ہے کہ آیت میں کھڑا ہونے کا ذکر ہے تو معلوم ہوا کہ جمعہ کا خطبہ کھڑے ہو کر دینا چاہیے نہ کہ بیٹھ کر۔

(2) یہ آیت سورۃ جمعہ کی ہے ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ تجارتی قافلے کا وہاں سے گزر ہوا لوگ آہستہ آہستہ خطبہ چھوڑ کر قافلے کی طرف نکل گئے۔ اس بات کا ذکر آیت کریمہ میں کیا جا رہا ہے۔

كَمْ يَخْطُبُ؟

امام کتنے خطبے دے؟

[**56**]...... أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُهُ يَخْطُبُ إِلَّا قَائِمًا، ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ الْخُطْبَةَ الْآخِرَةَ

تحقيق وتخريج: صحيح مسلم (862) وابوداؤد (1930) والنسائي (1416) وابن ماجة (1105).

ترجمة الحديث: سیّدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھتا رہا ہوں۔ میں نے کبھی آپ کو خطبہ دیتے نہیں دیکھا مگر کھڑے ہو کر ہی۔ آپ علیہ السلام درمیان میں بیٹھتے، پھر دوبارہ کھڑے ہوتے اور دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے۔

فوائد :...... (1) دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا سنت ہے۔

(2) جو حضرات مسنون خطبہ سے پہلے بیٹھ کر خطبہ دیتے ہیں یا تقریر کرتے ہیں انھیں اپنے اس فعل پر نظر ثانی کرنی چاہیے کیوں کہ یہ عمل حدیث کے صریح خلاف ہے۔

(3) بغیر شرعی عذر کے خطبہ بیٹھ کر دینا درست نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ فِي الْجُلُوسِ

دو خطبوں کے درمیان بیٹھ کر فاصلہ کرنا

[57]...... أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَرَّتَيْنِ بَيْنَهُمَا جِلْسَةٌ))

تحقیق وتخریج: صحيح البخاري (928) ومسلم (861) والنسائي (1417).

ترجمة الحديث: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر دو خطبے ارشاد فرماتے تھے اور درمیان میں بیٹھتے تھے۔

[58]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا، ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ خُطْبَةً أُخْرَى، فَمَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ قَاعِدًا فَقَدْ كَذَبَ))

تحقیق وتخریج: صحيح مسلم (149/6) وأبو داؤد (1093) وابن ماجة

(1105) والنسائي في سننه (110/3) .

ترجمة الحديث سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ بن سمرہ سے روایت ہے کہ: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ کھڑے ہو کر ارشاد فرما رہے تھے۔ پھر کچھ دیر کے لیے بیٹھ جاتے، پھر آپ کھڑے ہوتے اور خطبہ ارشاد فرماتے دوسرا۔ (اگر) کوئی شخص تمہیں یہ بتائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے (تو جان لو) وہ قطعاً جھوٹا ہے۔

[**59**]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُقَيْلٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يُكْثِرُ الذِّكْرَ ، وَيُقِلُّ اللَّغْوَ ، وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ ، وَيُقْصِرُ الْخُطْبَةَ ، وَلَا يَأْنَفُ وَلَا يَسْتَنْكِفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ ، وَالْمِسْكِينِ فَيَقْضِيَ لَهُمَا حَاجَتَهُمَا .))

تحقيق وتخريج **إسناده حسن**: سنن الدارمي (75) وابن حبان (2130) والحاكم (614/2) والنسائي (1415) وللحديث شواهد .

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے ذکر کرتے تھے اور ضرورت سے زائد بات کم کرتے تھے۔ نماز لمبی اور خطبہ مختصر پڑھتے۔ اور اس میں کوئی بے عزتی محسوس نہ کرتے کہ کسی بے سہارا بیوہ اور مسکین کے ساتھ جا کر اس کی ضروریات کو پورا کر دیں۔

فوائد :...... (1) خطبہ کا مختصر ہونا سے مراد یہ ہے کہ ایسا خطبہ نہ ہو جو اکتاہٹ اور دل کی تنگی کا باعث بنے۔ ہمارے ہاں بعض مساجد میں دیکھا گیا ہے کہ خطبہ ڈیڑھ سے دو گھنٹہ تک کا ہوتا ہے جس سے نصیحت کم حاصل کی جاتی ہے اور

اکتاہٹ زیادہ اخذ کی جاتی ہے۔

(2) اس حدیث میں لفظ ''لغو'' استعمال ہوا ہے جو عربی میں کئی معنوں اور مطالب کے لیے استعمال ہوتا ہے، مثلاً بے معنی بات کرنا، گناہ والی بات کرنا، بلاضرورت بات کرنا اسے لغو کہا جاتا ہے۔ حدیث میں جو ذکر ہے اس کا مطلب ہے کم سے کم بات کرنا یہ زیادہ صحیح ہے اس جگہ پر۔

(3) (أَرْمَلَةَ) محتاج اور بے سہارا بیوہ کو کہا جاتا ہے۔ مال دار بیوہ کو اَرْمَلَۃَ نہیں کہا جاتا ہے۔

(4) غریبوں کی مدد کرنا اور ان کا سہارا بننا اس میں بڑی خیر و برکت ہے اور انسان میں عاجزی پیدا کرنے کا ایک بڑا ذریعہ بھی ہے۔

كَيْفَ الْخُطْبَةُ؟

خطبہ کیسا ہونا چاہیے؟

[**60**]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ، يُحَدِّثُ: عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَّمَنَا خُطْبَةَ الْحَاجَةِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، مَنْ يَهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

تحقيق وتخريج: **إسناده ضعيف**: حسن لشواهده: انظر خطبة الحاجة لشيخ الالباني- وذخيرة العقبى شرح سنن النسائي (237/16) سنن النسائي (1405) وابوداؤد (2118) وابن ماجة (1892) والترمذى (1105).

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز کا خطبہ بھی سکھایا اور حاجت کا خطبہ بھی۔ نماز کا خطبہ تشہد ہے اور جو حاجت کا خطبہ ہے وہ یہ ہے: "الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، مَنْ يَهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ" تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس سے مدد مانگتے ہیں، اس سے بخشش مانگتے ہیں، ہم اپنے نفسوں کی شرارتوں سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، اور جسے وہ گمراہ کر دے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

[**61**]...... ثُمَّ تَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ، وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ [آل عمران: 102]، ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا، وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً﴾ [النساء: 1]، ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ، وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا﴾ [الأحزاب: 70]

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف**: أبوعبيدة لم يسمع من أبيه شيئاً، سنن ابوداؤد الطيالسي (306/1) والبيهقي (146/7) والنسائي (1405) والبغوي (50/9) في شرح السنة وسنن الترمذى (1105).

ترجمة الحديث سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے ہمیں ضرورت کے موقع پر (یوں) خطبہ سکھایا: ''ہر تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ ہم اس

سے مدد طلب کرتے ہیں اور اس سے بخشش طلب کرتے ہیں۔ اور اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی خرابیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے، کوئی اسے گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (رسول اللہ ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔'' پھر آپ تین آیات پڑھتے: ﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴾ (آل عمران : 102) ''اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں جب بھی موت آئے، اسلام کی حالت میں آئے۔'' ﴿ يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴾ (النساء : 1) ''اے لوگو! اپنے ربّ سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان (سیّدنا آدم علیہ السلام) سے پیدا فرمایا اور اسی سے اس کی بیوی (امی حواء علیہا السلام) کو پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتے توڑنے سے ڈرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نگران ہے۔'' ﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴾ (الاحزاب : 70) ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بات سیدھی اور سچی کرو۔

فوائد :...... (1) بعض روایات میں (نُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ) کے الفاظ بھی خطبہ میں وارد ہوئے ہیں لیکن یہ الفاظ ضعیف ہیں امام ابونعیم الاصفہانی رحمہ اللہ نے ''معرفۃ الصحابۃ'' میں ان الفاظ کا ذکر فرمایا ہے اور بھی دیگر کتب میں یہ الفاظ موجود ہیں مگر سند کے اعتبار سے تمام طرق ضعیف ہیں۔ اس پر تفصیلی اور علمی بحث کو جاننے کے لیے فضیلۃ الشیخ ثناء اللہ خان رحمہ اللہ کے علمی مقالات جلد نمبر (1) کا مطالعہ مفید رہے گا

جس میں ابوالاشبال بہاری رحمہ اللہ کے ساتھ آپ کا علمی مکالمہ ہوا تھا یقیناً یہ علمی بحث فائدے سے خالی نہیں ہے۔

(2) مذکورہ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے مگر کئی محققین نے اسے شواہد کے اعتبار سے مقبول جانا ہے۔

(3) خطبہ میں جن آیات کا ذکر ہے وہ تمام پرہیز گاری، رشتہ ملانا، اور سچ بولنے پر ابھارتی ہیں کیوں کہ زندگی کے تمام مسائل خصوصاً میاں بیوی کا رشتہ اعتماد، بھروسہ، اور اللہ سے ڈرنے کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔

اَلْكَلَامُ فِي الْخُطْبَةِ

جمعہ میں کلام کرنا

[**62**]...... أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَلَّيْتَ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((قُمْ فَارْكَعْ))

تحقیق وتخریج: صحيح البخاري (15/2) ح: 930 ومسلم (162/2) وأحمد (308/3) والحاكم (184/1) والنسائي (107/3) وابوداؤد (1115).

ترجمة الحديث: سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص آیا، آپ نے اس سے پوچھا: کیا تم نے (دو رکعت) نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔'' آپ نے فرمایا: اُٹھو اور نماز پڑھو۔

فوائد: ...... امام خطبہ کے دوران ضرورت کے وقت سامعین سے مخاطب

ہوسکتا ہے، لیکن سامعین کو اجازت نہیں کہ وہ خطبہ کے دوران کسی سے گفتگو کریں۔ مختلف روایات سے پتا چلتا ہے کہ جب بھی دوران خطبہ کوئی شخص اٹھا ہے کسی مسئلے کے لیے تو وہ زیادہ تر اعرابی یعنی بدو ہوا کرتا تھا۔ واللہ اعلم

الْقِرَاءَةُ فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ کے دوران قراءت کرنا

[**63**]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنَةِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَتْ: ((حَفِظْتُ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ، مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ))

تحقيق وتخريج صحيح مسلم (872) والنسائي في سننه (1411).

ترجمة الحديث سیّدنا حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان کی بیٹی (ام ہشام رضی اللہ عنہا) بیان کرتی ہیں کہ: میں نے سورۃ ﴿قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ جمعہ کے دن منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر یاد کر لی۔

فوائد :...... (1) اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ خواتین بھی نماز جمعہ میں حاضر ہوا کرتی تھیں۔

(2) تین رکوع پر مشتمل لمبی سورت ایک خاتون نے سن سن کر یاد کر لی اس سے پتا چلتا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اکثر جمعہ کے روز سورۃ ق پڑھا کرتے تھے۔

(3) خواتین کا شوق کا عالم دیکھیں کہ کس طرح انہماک اور توجہ تھی۔

(4) اس سورت کو اکثر پڑھنے کی وجہ جو واضح ہے وہ یہ ہے کہ اس میں آخرت،

مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنا، اللہ تعالیٰ کی نشانیاں، شیطانی ہتھکنڈے اور اس کی سازشیں، جہنم کی ہولناکیوں کا بیان، ان آزمائشوں اور مصیبتوں سے بچنے کا راستہ، بڑے زبردست اور مؤثر انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔

[64]...... أَخْبَـرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْـنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: رَأَيْتُ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَـقَالَ عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ: قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا يَزِيدُ عَلَى هَذَا وَأَشَارَ أَبُو عَوَانَةَ.

تحقیق وتخریج صحيح مسلم (162/2) والترمذى (514) وقال حديث حسن صحيح.

ترجمة الحديث حصین بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ: میں نے بشر بن مروان (عامل مدینہ) کو جمعہ کے روز دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا (خطبہ کے دوران) تو کہا اے عمارہ بن رویبہ اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو بگاڑے یقیناً میں نے نبی کریم ﷺ کو نہیں دیکھا زیادہ اشارہ کرتے ہوئے ابوعوانہ نے اشارہ کرکے دکھایا (انگشت شہادت سے)۔

[65]...... أَخْبَـرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُصَيْنٍ: أَنَّ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ، رَفَعَ يَدَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْـمِنْبَرِ فَسَبَّهُ عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيُّ، فَقَالَ: مَا زَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا، وَأَشَارَ بِإِصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ.

تحقیق وتخریج (إسناده صحيح) صحيح مسلم (874) والنسائي (1413).

ترجمة الحديث حصین سے روایت ہے کہ بشر بن مروان نے جمعے کے دن منبر پر

(خطبہ کے دوران) دونوں ہاتھ اٹھائے تو سیّدنا عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ نے انھیں ڈانٹا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس سے زیادہ اشارہ نہیں کرتے تھے۔ پھر انھوں نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔''

فوائد :...... (1) جمعہ کے روز انگلی سے اشارہ کرنا سنت ہے۔ غیر سنجیدہ حرکتوں سے ہاتھوں کو ہلانا اور پورے جسم کو حرکت دینا معقول نہیں ہے۔

(2) حدیث کے مخالف کو روکنا چاہیے یہ نہیں دیکھنا چاہیے کہ سامنے والا کون ہے ہر مسلمان کو برائی سے روکنے کے لیے اپنا کردار انجام دینا چاہیے۔ لیکن ہاں یہ ضرور مدنظر رکھنا چاہیے کہ بندہ اخلاق کی سیڑھیوں سے نیچے نہ اترے بلکہ وہ اچھی زبان اور اچھے اخلاق سے تبلیغ کرے تاکہ بات میں اثر پیدا ہو اور سامنے والا بھی آپ کی بات پر توجہ دے۔

(3) وہ حضرات اور خطیب غور کریں جو عوام کو رلانے اور ہنسانے کے لیے لطیفے اور جھوٹی کہانیاں سناتے ہیں انھیں ایسے افعال سے باز آنا چاہیے۔

الدُّنُوُّ مِنَ الْإِمَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے روز (خطبہ سننے کے لیے) امام سے قریب ہو کر بیٹھنا

[**66**]...... أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْحَارِثِ، يُحَدِّثُ: عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مِنْ غَسَّلَ، وَاغْتَسَلَ ثُمَّ ابْتَكَرَ، وَغَدَا، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَأَنْصَتَ، ثُمَّ لَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ كَأَجْرِ سَنَةٍ، صِيَامُهَا، وَقِيَامُهَا))

تحقيق وتخريج إسـنـاده صـحيح: سـنـن الـنسائي (1381) والتـرمذي (496).

ترجمة الحديث سیّدنا اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا: جو شخص اپنے جسم اور کپڑوں کو دھوئے اور غسل کرے اور اوّل وقت (مسجد میں) جائے اور شروع خطبہ کو پائے، امام کے قریب بیٹھے اور خاموش رہے، پھر کوئی لغو بات نہ کرے، اس کے لیے ہر قدم کے عوض ایک سال کے صیام اور قیام کا ثواب (دیا جاتا) ہے۔

[**67**]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ غَسَّلَ، وَاغْتَسَلَ، ثُمَّ غَدَا وَابْتَكَرَ، وَجَلَسَ قَرِيبًا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ، وَأَنْصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ أَجْرُ سَنَةٍ، صِيَامُهَا، وَقِيَامُهَا))

تحقيق وتخريج إسـنـاده صـحيح: سـنـن الـنسائي (1381) والتـرمذي (496).

ترجمة الحديث سیّدنا اوس رضی اللہ عنہ بن اوس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے جسم اور کپڑوں کو دھوئے اور غسل کرے، اور اوّل وقت مسجد میں جائے اور شروع خطبہ کو پائے اور امام سے قریب ہو کر بیٹھے اور خاموشی سے خطبہ سنے تو اس کے لیے ہر قدم کے عوض صیام وقیام کا اجر دیا جاتا ہے۔

اَلنَّهْيُ عَنْ تَخَطِّي رِقَابَ النَّاسِ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعے کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کی ممانعت جبکہ امام منبر پر ہو

[68]...... أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانِ الْمِصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يُحَدِّثُ: عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَانِبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ))

تحقيق وتخريج **إسناده صحيح:** سنن ابن ماجة (1115) والبيهقي (334/6) سنن النسائي (1400) وصححه ابن خزيمة (1811) وابن حبان (572) والحاكم (288/1) ووافقه الذهبي وابوداؤد (1118).

ترجمة الحديث ابوزاہریہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ: میں سیّدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں جمعہ کے روز بیٹھا ہوا تھا تو انھوں نے کہا کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا جمعہ کے دن، جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا: بیٹھ جاؤ تم نے اذیت دی ہے۔

فوائد :...... (1) جمعہ کے دوران صفوں کو پر کرنے کے لیے ترتیب کو ملحوظ رکھا جائے سب سے پہلے آگے کی صفیں پر کی جائیں تا کہ پیچھے آنے والوں کو جگہ میسر آ جائے۔

(2) جمعہ میں دیر سے آنے والے وہ لوگ جو لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر زبردستی جگہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں انھیں اس قسم کی اذیتیں پہنچانے سے باز آ جانا چاہیے

کیونکہ یہ طریقہ آپ کے اجر کو ضائع کردے گا۔

اَلْإِنْصَاتُ لِلْخُطْبَةِ

جمعہ کو خطبے کے لیے خاموش ہونا

[**69**]...... أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا))

تحقيق وتخريج صحيح مسلم (851) والبخاري (934) والبيهقي (319/3).

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو اپنے ساتھی سے کہا ''چپ رہ'' اس نے بھی لغو بات کی۔''

[**70**]...... أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا))

تحقيق وتخريج **إسناده صحيح**: سنن الترمذی (511) والنسائي (1402) ومسلم (851)

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو اپنے ساتھی سے کہا ''چپ رہ''

اس نے بھی لغو بات کی۔“

[71]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ، وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَوْتَ))

تحقيق وتخريج صحيح البخاري (16/2) ومسلم (851) والنسائي (1403).

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو اپنے ساتھی سے کہا ”چپ رہ“ اس نے بھی لغو بات کی۔“

فوائد :...... (1) خطبہ مکمل طور پر خاموشی سے سننا چاہیے۔

(2) جمعہ کی نماز میں دیگر نمازوں کے مقابلے میں زیادہ لوگ ہوتے ہیں اگر معمولی سی بات بھی کر لی جائے تو لوگوں کی توجہ امام سے ہٹ کر باتیں کرنے والوں کی طرف ہو جاتی ہے لہٰذا ان کاموں سے بچنا افضل اور ضروری ہے۔

فَضْلُ الْإِنْصَاتِ، وَتَرْكِ اللَّغْوِ

جمعہ کے خطبہ کے دوران خاموش رہنا اور لغویات کو ترک کرنے کی فضیلت

[72]...... أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ السَّلَمِيِّ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ زِيَادِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ

إِبْـرَاهِيـمَ ، عَـنْ عَـلْـقَـمَةَ ، عَـنِ الْـقَـرْثَعِ الضَّبِّيِّ ، وَكَانَ مِنَ الْقُرَّاءِ الْأَوَّلِيـنَ ، عَـنْ سَـلْـمَـانَ ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ: ((مَـا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا أُمِرَ ، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِـهِ حَتَّـى يَـأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَيُنْصِتَ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ .))

تحقیق وتخریج: صـحيح البخاري (883) والـحاكم (277/1) والـنسائي (1404).

ترجمة الحديث: سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی شخص جمعے کے روز اس طرح طہارت حاصل کرے جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے، پھر اپنے گھر سے نکلے حتی کہ جمعہ میں حاضر ہو اور خاموش رہے یہاں تک کہ نماز مکمل کرے، (تو یہ عمل) گزشتہ جمعہ سے اب تک ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔

فوائد: ...... (1) خطبہ کے دوران خاموش رہنا یہ اہم ترین مسئلہ ہے کیوں کہ نصیحت کو حاصل کرنے کے لیے توجہ ضروری ہے اور توجہ کے لیے خاموش رہنا لازمی ہے۔

(2) (كَـمَا أُمِرَ) جیسے حکم دیا گیا ہے یعنی ہر عمل میں بندہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا پابند ہوگا اسی کو پیروی اور اتباع کہا جاتا ہے۔

[**73**]...... أَخْبَـرَنَـا مُـوسَـى بْـنُ عَبْـدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْـنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِـي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ ، وَذَكَرَ الْجُمُعَةَ: ((مَنْ غَسَّلَ ، وَاغْتَسَلَ وَغَدَا ، وَابْتَكَرَ ، وَأَنْصَتَ ، وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ كَأَجْرِ سَنَةٍ ،

صِيَامُهَا ، وَقِيَامُهَا))

تحقیق و تخریج إسـنـاده صـحـيـح: سـنـن الترمذی (496) والنسـائي (1382).

ترجمة الحديث سیّدنا اوس رضی اللہ عنہ بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے (اپنے سر یا کپڑوں کو) اچھی طرح دھویا اور غسل کیا اور اوّل وقت مسجد میں گیا اور خاموش رہا اور نہ ہی کوئی فضول کام کیا ہو اسے ہر قدم کے عوض ایک سال صیام وقیام کا ثواب ملے گا۔

الْكَلَامُ، وَالْقِيَامُ بَعْدَ النُّزُولِ عَنِ الْمِنبَرِ

منبر سے اترنے کے بعد کھڑے ہو کر باتیں کرنا

[**74**]...... أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَنْزِلُ عَنِ الْمِنبَرِ فَيَعْرِضُ لَهُ الرَّجُلُ فَيُكَلِّمُهُ، فَيَقُومُ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ إِلَى مُصَلَّاهُ فَيُصَلِّي))

تحقیق و تخریج إسـنـاده صـحـيـح: سـنـن ابن مـاجة (1117) وابوداؤد (1120) والنسائي (1419) والحديث ضعفه البخاري وعنده فالحديث معلل.

ترجمة الحديث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دوخطبوں کے بعد) منبر سے اترتے تو کبھی کوئی آدمی آپ کے سامنے آ کر آپ سے باتیں کرتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ کھڑے رہتے حتی کہ وہ اپنی ضرورت پوری

کرلیتا، پھر آپ اپنی جائے نماز کی طرف بڑھتے اور نماز پڑھاتے۔

فوائد :...... (1) بعض محققین کی تحقیق کے مطابق یہ واقعہ جمعہ کی نماز کا نہیں ہے بلکہ عشاء کی نماز کا ہے اس حدیث کی تفصیل محمد بن آدم ایتوبی حبشی رحمہ اللہ نے اپنی سنن نسائی کی شرح "ذخیرۃ العقبیٰ" میں فرمائی ہے۔

(2) اتفاق ہے کہ آج مؤرخہ 19 اکتوبر 2020ء کو میں یہ فوائد لکھ رہا ہوں اور آج ہی ذخیرۃ العقبیٰ کے عظیم محقق کی وفات کی خبر پہنچی ہے۔ اللہ تعالیٰ شیخ کی مغفرت فرمائے اور کروٹ کروٹ ان پر رحمتیں نازل فرمائے، آمین۔

(3) مذکورہ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے، اس قسم کا دوسرا واقعہ جس میں دورانِ خطبہ، خطبہ چھوڑ کر سائل سے گفتگو کرنے کا ذکر صحیح مسلم شریف (876) میں موجود ہے۔

(4) اس کے علاوہ ایک واقعہ نماز عشاء کا بھی ہے جس میں لوگوں کے اونگھنے کا ذکر ہے۔ دیکھیے الترمذی: 518۔

عَدَدُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی رکعتوں کی تعداد

[75]...... أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: ((صَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْأَضْحَى رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.))

تحقيق وتخريج: **إسناده صحيح**: سنن النسائي في الكبرى (490) وابن

ماجة (1063).

ترجمة الحديث سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: جمعہ کی رکعت دو ہیں، نماز فطر (عیدین کی نماز) دو رکعت ہے۔ اور اشراق کی نماز دو رکعت ہے، اور سفر کی نماز (بھی) دو رکعت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے یہ مکمل ہیں ناقص نہیں۔

فوائد:...... (1) اللہ تعالیٰ نے مسافروں کے لیے یہ سہولت عطا فرمائی ہے کہ وہ نماز کو قصر کریں نبی علیہ السلام کی حدیث کے مطابق یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر صدقہ فرمایا ہے۔

(2) عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے مابین انقطاع کا ذکر کیا گیا ہے لیکن یہ خدشہ سنن ابن ماجہ (1064) کی وجہ سے دور ہو جاتا ہے کیوں کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور سیّدنا عمر کے درمیان کعب بن عجرہ موجود ہیں لہذا یہ سند صحیح ہے اور انقطاع کا خوف بھی نہیں ہے۔ وللہ الحمد

[**76**]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: ((كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ، فَمَرَّتْ عِيرٌ تَحْمِلُ الطَّعَامَ، فَخَرَجَ النَّاسُ إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، فَنَزَلَتْ آيَةُ ﴿الْجُمُعَةِ﴾.

تحقيق وتخريج: صحيح مسلم (863) والبخاري (12/2).

ترجمة الحديث سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ میں تھے کہ ایک تجارتی قافلہ گزرا لوگ اس کی طرف نکل گئے سوائے بارہ آدمیوں کے کوئی نہ بچا پس اس حوالے سے سورۃ جمعہ کی آیت نازل ہوئی۔

فوائد: ......(1) وہ آیت مبارکہ یہ ہے:

﴿ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ﴾ (الجمعة : 11)

''اور جب وہ تجارت یا کوئی مشغلہ دیکھتے تو اس کی طرف ٹوٹ پڑتے اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے۔''

اَلْقِرَاءَةُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ

نماز جمعہ میں سورۃ الجمعہ اور سورۃ المنافقین پڑھنا

[**77**]...... أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: كَانَ مَرْوَانُ يَسْتَخْلِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَيَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ، وَالْمُنَافِقِينَ، قُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، لَقَدْ قَرَأْتَ سُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُ بِهِمَا، قَالَ: سَمِعْتُ حِبِّي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَأُ بِهِمَا.

تحقیق وتخریج: صحیح مسلم (877) وابن ماجة (1118) وابوداؤد (1124) والترمذی (519) وقال: حسن: صحیح.

ترجمة الحديث: عبداللہ بن ابی رافع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ: مروان سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینے میں اپنا جانشین مقرر کیا کرتے تھے، جمعہ کی نماز میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سورۃ جمعہ اور منافقین کی تلاوت کرتے تھے، میں نے کہا: اے ابوہریرہ! آپ نے جو یہ دو سورتیں پڑھی ہیں (سیّدنا علی بھی کوفہ میں) انھیں پڑھا کرتے تھے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ابوالقاسم (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) سے سنا آپ ان دونوں سورتوں کو جمعہ کے روز پڑھا کرتے تھے۔

فوائد :...... (1) جمعہ کے دن ان سورتوں کا پڑھنا مسنون ہے۔

(2) صحابہ کرام ہر چیز میں نبی کریم ﷺ کی اتباع کیا کرتے تھے۔

[**78**]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي مِخْوَلٌ، قَالَ: سَمِعْتُ مُسْلِمًا الْبَطِينَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ الم تَنْزِيلُ، وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ، وَفِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ، وَالْمُنَافِقِينَ))

تحقيق وتخريج صحيح البخاري (5/2) ومسلم (168/6) وابودؤد (1074) والترمذی (519) والنسائي (111/3).

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ جمعے کے روز صبح کی نماز میں (الم تنزیل) اور (ھل اتی علی الانسان) کی قراءت فرمایا کرتے تھے اور جمعہ کی نماز میں سورۃ الجمعہ اور سورۃ المنافقین پڑھا کرتے تھے۔

فوائد :...... ان سورتوں کے پڑھنے میں بڑی حکمتیں وابستہ ہیں اگر غور کیا جائے تو صبح کی قراءت اور جمعہ کی نماز کی قراءت اور سورۃ ق اور کہف کی تلاوت میں آخرت کی تیاری کا مکمل سامان موجود ہے۔

[**79**]...... أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ، سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ: بِمَاذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ عَلَى إِثْرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: كَانَ يَقْرَأُ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ [الغاشية: 1]

تحقیق وتخریج: صحیح مسلم (878) والترمذی (518) وابن ماجة (1119) وابوداؤد (1123) والموطأ (111/1).

ترجمة الحديث: ضحاک بن قیس نے سیّدنا نعمان رضی اللہ عنہ بن بشیر سے سوال کیا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز سورۃ جمعہ کی تلاوت کے بعد کون سی سورت پڑھا کرتے تھے؟ آپ نے جواب دیا کہ: ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ﴾ (دوسری رکعت میں) پڑھتے تھے۔

اَلْقِرَاءَةُ فِی صَلَاةِ الْجُمُعَةِ "بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی" وَ "هَلْ أَتَاكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ"

نماز جمعہ میں "سَبِّحِ اسْمِ رَبِّكَ الْاَعْلٰی" اور "هَلْ اَتَاكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ" کی تلاوت کرنا

[**80**]...... أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ، وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ بِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ [الأعلى: 1] وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ [الغاشية: 1]، وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا

تحقیق وتخریج: صحیح مسلم (878) وابوداؤد (1122) والترمذی (533) والنسائي في سننه (112/3).

ترجمة الحديث: سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نماز میں سورت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ

﴿الْغَاشِيَةِ﴾ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اور بعض اوقات (اگر عید اور جمعہ اکٹھے ہو جاتے تو بھی یہی سورتیں تلاوت فرماتے۔

[**81**]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ زَيْدٍ وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ [الأعلى: 1]، وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ [الغاشية: 1]

تحقيق وتخريج **إسناده صحيح**: سنن النسائي (1422) وأبوداؤد (1125).

ترجمة الحديث سیّدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز (پہلی رکعت میں) ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور (دوسری رکعت میں) ﴿هَلْ أَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ

جس نے جمعہ کی نماز سے ایک رکعت پا لی

[**82**]...... أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةٍ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ))

تحقيق وتخريج **إسناده صحيح**: سنن ابن ماجة (1121) والدارقطني في سننه (1592) والبيهقي (204/3) والنسائي (1425) وللحديث شواهد أخرىٰ.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرمایا کہ: جو شخص جمعے کی نماز سے ایک رکعت (جماعت کے ساتھ) پالے تو اس نے جمعہ پالیا۔

فوائد :...... (1) اس حدیث میں اشارہ ہے کہ اگر کسی نے جمعے کی رکعت نہ پائی صرف اسے تشہد یا سجدہ وغیرہ ملا اور کوئی رکعت نہ مل سکی تو وہ ظہر کی نماز ادا کرے گا کیوں کہ اس کی جمعہ کی نماز نہیں ہوئی۔

(2) سنن ابن ماجہ کی حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے:

((مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمْعَةِ فَلْيَصِلْ اِلَيْهَا أُخْرٰى .))

(ابن ماجة: 1121)

''جسے جمعہ کی ایک رکعت ملے وہ اس کے ساتھ دوسری ملا لے۔''

لٰہذا اگر دوسری بھی نہ ملے تو وہ ظہر پڑھے گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فتاویٰ بھی اس حوالے سے موجود ہیں۔

(3) جمہور اہل علم امام مالک امام شافعی، امام احمد، امام اسحاق بن راھویہ یہاں تک کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اسی طرف گئے ہیں کہ اگر رکعت نہ ملی تو ظہر پڑھے گا، لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس مسئلے کے خلاف گئے ہیں جس حدیث سے امام صاحب استدلال اخذ فرمارہے ہیں وہ یہ حدیث ہے۔

((مَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا .))

یہ حدیث عام ہے جبکہ مسئلہ خاص جمعہ کی نماز کا ہے لٰہذا قانون یہ ہے کہ خاص مسئلے کے لیے دلیل بھی خاص ہونی چاہیے۔

(4) اس باب میں کوئی بھی مرفوع حدیث ثابت نہیں ہے بلکہ محققین کے مطابق یہ "من ادرك من الجمعة ركعة" امام زہری رحمہ اللہ کا قول ہے جسے انھوں نے اس حدیث "من ادرك ركعة من الصلاة" کی حدیث کی روایت کے بعد ذکر کیا ہے

لہٰذا "من ادرك ركعة من الصلاة" والی حدیث عام ہے جو مرفوع ثابت ہے اور "من ادرك من الجمعة" یہ امام زہری رحمہ اللہ کا قول ہے۔ واللہ اعلم (تفصیل کے لیے دیکھیے: ذخیرۃ العقبٰی شرح سنن النسائی)

[**83**]...... أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ مُوصِلِيٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، وَاللَّفْظُ لَهُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ كُلَّهَا))

تحقیق و تخریج **إسناده صحيح**: قد تقدم تخريجه.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کی نماز میں سے ایک رکعت پالی، یقیناً اس نے جمعہ پالیا۔

الصَّلَاةُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی نماز کے بعد کتنی سنتیں ہیں؟

[**84**]...... أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا))

تحقیق و تخریج صحيح مسلم (881) والنسائي (1426) والترمذی (523) وابن ماجة (1131) والبيهقي (239/3) وأحمد (499/2).

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

مبارک فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز پڑھ لے تو اسے چاہیے کہ وہ نماز کے بعد چار رکعت ادا کرے۔

فوائد :...... (1) صحیح بخاری کی حدیث میں دو رکعت پڑھنے کا بھی ذکر موجود ہے۔ (937) اور مندرجہ حدیث میں چار رکعت پڑھنے کا ذکر ہے، امام نسائی رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں باب قائم فرما کر ان دونوں احادیث میں تطبیق دی ہے آپ باب قائم کرتے ہیں:

"عَدَدُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ."

یعنی جمعہ کے بعد مسجد میں کتنی سنتیں پڑھنی چاہئیں؟ اور ذیل میں چار رکعت والی حدیث درج فرمائی، جس سے پتا چلتا ہے کہ آپ یہ تطبیق دے رہے ہیں کہ اگر مسجد میں ہوگا تو چار رکعت پڑھے گا اور اگر گھر میں ہوگا تو دو رکعت پڑھے گا۔

(2) راجح بات جو نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ جمعہ کے بعد چار رکعت بھی پڑھی جا سکتی ہیں اور دو رکعت بھی۔ واللہ اعلم

[**85**]...... أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ))

تحقيق وتخريج: صحيح مسلم (2036) والترمذي (521).

ترجمة الحديث: امام سالم رحمہ اللہ اپنے والد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

[**86**]...... أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ: كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ

تحقیق و تخریج: صحيح مسلم (2039) والنسائي (113/3).

ترجمة الحديث: سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: جب وہ جمعہ پڑھ لیتے تو واپس اپنے گھر جاتے اور وہاں دو رکعتیں پڑھتے، پھر انھوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

[**87**]...... أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ))

تحقیق و تخریج: صحيح مسلم (169/6) والنسائي (1429) وعبد الرزاق في المصنف (5527).

ترجمة الحديث: سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد کوئی (نفل) نماز نہ پڑھتے حتی کہ واپس تشریف لے جاتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔

[**88**]...... أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يَزِيدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ: كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ يُطِيلُ فِيهِمَا وَيَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

تحقیق و تخریج: **إسناده صحيح:** سنن أبو داؤد (1128) والنسائي (1429) وصححه ابن الملقن على شرط الشيخين: تحفة المحتاج (433).

ترجمة الحديث: امام نافع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ: سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن دو رکعتیں لمبی پڑھا کرتے تھے اور فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی کیا کرتے تھے۔

فوائد: ...... یہ لمبی رکعتیں جمعہ کی نماز سے پہلے پڑھتے تھے جیسا کہ سنن ابی داود (1128) کی حدیث سے واضح ہے۔

سَاعَةُ الْإِجَابَةِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے روز دعاؤں کی قبولیت کی گھڑی

[**89**]...... أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: ((فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَأَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا))

تحقيق وتخريج: صحيح البخاري (6400) ومسلم (852) والنسائي (1432).

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعے کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جو مسلمان شخص اسے اس حال میں پالے کہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو وہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے وہ بھلائی عطا کر دے گا آپ علیہ السلام (ہاتھ کے اشارے سے) اس وقت کو بہت قلیل بتاتے تھے۔

[**90**]...... أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ رَبَاحٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ))

تحقيق وتخريج: **إسناده صحيح:** سنن ابن ماجه (1137) ومسلم (852).

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعے کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جو مسلمان شخص اسے اس حال میں پالے کہ وہ نماز میں کھڑا ہوا ہو اور وہ اللہ سے خیر طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عنایت فرما دیتا ہے۔

[**91**]...... أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ))، وَقَالَ: بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا.

تحقيق و تخريج **إسناده صحيح**: قد تقدم تخريجه.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ: اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جو بھی مسلمان شخص نماز کی حالت میں اسے پالے اور وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی مانگے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز (دنیا اور آخرت کی بھلائیاں) عطا کر دیتا ہے، آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ گھڑی مختصر سی ہے۔

[**92**]...... أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ))

تحقيق و تخريج صحيح البخاري (6400) ومسلم (852) والنسائي (1431).

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جمعہ کے روز ایک ایسی گھڑی ہے جو بھی مسلمان شخص اس (گھڑی) میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرے گا مگر اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عنایت فرما دے گا۔

فوائد :...... (1) صحیح مسلم کی حدیث (853) کے مطابق وہ گھڑی قبولیت کی امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کے اختتام تک ہے۔

(2) کسی چیز کی قدر و قیمت اسے حاصل کرنے کی محنت اور جستجو کے ساتھ بھی وابستہ ہوتی ہے اسی لیے یہ گھڑی بہت مختصر ہے مگر قبولیت کے شرف سے مالا مال ہے، لہٰذا اس وقت کو مبہم رکھا گیا ہے تا کہ اس کی جدوجہد میں بندہ لگا رہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو برکتوں سے نوازے جو جدوجہد میں لگے ہوتے ہیں اور ان ساعات کو پا لیتے ہیں۔نسئل الله العافية فی الدنيا والاخرة آمين يا رب العالمين .

[**93**]...... أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ الطُّورَ فَوَجَدْتُ ثَمَّ كَعْبًا فَمَكَثْتُ أَنَا، وَهُوَ يَوْمًا أُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُحَدِّثُنِي عَنِ التَّوْرَاةِ فَقُلْتُ لَهُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُهْبِطَ، وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ تُصْبِحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُصِيخَةً حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا ابْنَ آدَمَ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لا يُصَادِفُهَا مُؤْمِنٌ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)) فَقَالَ كَعْبٌ: ذَلِكَ يَوْمٌ فِي كُلِّ سَنَةٍ؟، قُلْتُ: بَلْ هِيَ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَرَأَ كَعْبٌ قَالَ: صَدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ

فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ بَصْرَةَ بْنَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ جِئْتَ؟ قُلْتُ: مِنَ الطُّورِ، قَالَ: لَوْ لَقِيتُكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَهُ لَمْ تَأْتِهِ، قُلْتُ لَهُ: لِمَ؟، قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تُعْمَلُ الْمَطِيُّ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي، وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَقُلْتُ لَهُ: لَوْ رَأَيْتَنِي خَرَجْتُ إِلَى الطُّورِ فَلَقِيتُ كَعْبًا فَمَكَثْتُ أَنَا وَهُوَ يَوْمًا أُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحَدِّثُنِي عَنِ التَّوْرَاةِ، فَقُلْتُ لَهُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُهْبِطَ، وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ تُصْبِحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُصِيخَةً حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا ابْنَ آدَمَ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)) فَقَالَ كَعْبٌ: ذَلِكَ يَوْمٌ فِي كُلِّ سَنَةٍ؟، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبَ كَعْبٌ قُلْتُ: قَرَأَ كَعْبٌ فَقَالَ: صَدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: صَدَقَ كَعْبٌ إِنِّي لَأَعْلَمُ تِلْكَ السَّاعَةَ، قُلْتُ: يَا أَخِي حَدِّثْنِي بِهَا قَالَ: هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ فَقُلْتُ: أَلَيْسَ قَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يُصَادِفُهَا مُؤْمِنٌ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ وَلَيْسَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ صَلَاةً))، قَالَ: أَلَيْسَ قَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ صَلَّى وَجَلَسَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ لَمْ

يَزَلْ فِي صَلاةٍ حَتَّى تَأْتِيَهُ الصَّلاةُ الَّتِي تَلِيهَا؟))، قُلْتُ: بَلَى ، قَالَ: فَهُوَ كَذَلِكَ .

تحقیق وتخریج **إسناده صحيح:** سنن الترمذي (491) وابن خزيمة (1738) وابن حبان (1024) والحاكم (278/1) .

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں کوہ طور پر گیا۔ وہاں میں نے کعب احبار کو پایا۔ ہم دونوں ایک دن ساتھ رہے۔ میں انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کرتا تھا اور وہ مجھے تورات کی باتیں بتاتے تھے۔ میں نے ان سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین وہ دن ہے جس میں سورج طلوع ہو، (وہ) جمعے کا دن ہے۔ اس دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اسی دن وہ زمین پر اتارے گئے۔ اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی۔ اسی دن وہ فوت ہوئے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ ابن آدم کے سوا زمین پر جو بھی حرکت کرنے والا جانور ہے وہ جمعے کے دن صبح سے لے کر سورج طلوع ہونے تک قیامت کے ڈر سے چپ چاپ کان لگائے رکھتا ہے۔ مگر انسان (بے خوف ہے) اور اس دن ایک ایسی گھڑی ہے جسے کوئی مومن نماز کی حالت میں پالے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اس وقت کوئی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز ضرور عنایت فرماتا ہے۔'' کعب کہنے لگے: ایسا دن ہر سال میں ایک ہوتا ہے۔ میں نے کہا: نہیں وہ گھڑی ہر جمعے کو ہوتی ہے۔ پھر کعب نے تورات پڑھی تو کہنے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ یہ ہر جمعے کے دن ہوتا ہے۔ میں ان کے پاس سے نکلا تو میں بصرہ بن ابو بصر غفاری رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ وہ کہنے لگے: کہاں سے آمد ہو رہی ہے؟ میں نے کہا: کوہ طور سے، وہ کہنے لگے: اگر تمھارے طور پر جانے سے پہلے میری اور تمھاری ملاقات ہوجاتی تو تم وہاں نہ جاتے۔ میں نے پوچھا کیوں؟ انھوں نے بتایا کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: سواریوں کو کام میں نہ لایا جائے مگر ان تین

مساجد کی طرف جانے کے لیے: مسجد حرام، میری مسجد، اور بیت المقدس کی مسجد۔'' پھر میں سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو ملا۔ میں نے ان سے آ کر کہا: اگر آپ میرے ساتھ گزرنے والا واقعہ دیکھتے۔ میں طور پہاڑ کی زیارت کے لیے گیا۔ وہاں میں کعب بن احبار سے ملا۔ میں اور وہ ایک دن اکٹھے رہے۔ میں انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کرتا اور وہ مجھے تورات بیان کرتے۔ میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعے کا دن ہے، اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اسی دن جنت سے نکالے گئے۔ اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی۔ اسی دن وہ فوت ہوئے، اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ انسان کے سوا روئے زمین پر جو بھی حرکت کرنے والا جانور ہے وہ جمعہ کے دن قیامت کے خوف سے صبح سے لے کر طلوع شمس تک کان لگائے رکھتا ہے۔ نیز اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جو بھی مومن بندہ اسے نماز کی حالت میں پالے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عنایت فرماتا ہے۔ کعب کہنے لگے ایسا تو سال میں ایک دن ہوتا ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: کعب نے غلط کہا۔ میں نے کہا: پھر کعب نے تورات پڑھی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ (وحق) فرمایا ہے۔ یہ (ساعت) ہر جمعے کو ہوتی ہے۔ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کعب نے سچ کہا۔ میں یقیناً اسی گھڑی کو جانتا ہوں، میں نے کہا: اے (پیارے) بھائی! مجھے ضرور بتائیں۔ انھوں نے کہا: یہ جمعہ کے دن غروب شمس سے پہلے آخری گھڑی ہے۔ میں نے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا: مومن اسے نماز کی حالت میں پائے۔'' جب کہ یہ گھڑی (دن کی آخری گھڑی) تو نماز کا وقت ہی نہیں۔ وہ کہنے لگے: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا۔ جو آدمی نماز پڑھ کر اگلی نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے حتی کہ بعد والی نماز کا وقت ہوجائے۔ میں نے کہا کیوں

نہیں (میں نے یہ حدیث سنی ہے) انھوں نے کہا کہ یہاں بھی یہی مراد ہے۔ (یعنی نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں ہو۔)

فوائد :...... (1) جمعہ کا دن بہت برکتوں والا دن ہے اسی لیے اس کے لیے اہتمام کا خاص ذکر کیا گیا ہے۔

(2) جمعہ کے دن دعا قبول ہونے کی کون سی ساعت (گھڑی) ہے اس کے متعلق آثار و روایات مختلف ہیں۔

- سیّدنا ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن جس ساعت کا ذکر ہے وہ عصر سے لے کر غروب آفتاب کے درمیان ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: 5504)

- عوف بن حصیرہ بیان کرتے ہیں کہ: جمعے کے دن قبولیت کی گھڑی امام کے نکلنے سے لے کر اختتام نماز تک ہے۔ (ابن ابی شیبة فی المصنف: 5503)
- امی عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: جمعہ کا دن یوم عرفہ کی طرح ہے اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں ہم نے پوچھا وہ کون سی گھڑی ہے؟ آپ نے بتایا کہ: جب مؤذن اذان دیتا ہے۔

(المصنف لابن ابی شیبة: 5512)

(3) اس حدیث میں اور بھی کئی فوائد ہیں مثلاً (1) یہ دن بابرکت ہے۔ (2) تمام دنوں میں اس کے لیے خاص اہتمام کرنا چاہیے۔ (3) اس دن اجلے کپڑے پہننے چاہئیں۔ (4) خوشبو کا استعمال کرنا چاہیے۔ (5) غسل کرنا چاہیے۔ (6) مسواک کا استعمال کرنا چاہیے۔ (7) نماز جمعہ کے لیے جلد از جلد مسجد پہنچنا چاہیے۔ (8) اسی دن آدم پیدا کیے گئے۔ (9) اسی دن جنت سے نکالے گئے۔ (10) انسان کے علاوہ جمعے کے روز ہر جاندار مخلوق قیامت کے ڈر سے خوف زدہ رہتی ہے۔ (11) اسی دن آدم

عَلَیْہِ السَّلَامُ کی وفات ہوئی۔ (12) قیامت بھی اسی دن آئے گی۔ (13) اللہ تعالیٰ اس دن دعائیں قبول کرتا ہے۔

(4) کعب بن احبار یہودی علماء میں سے تھے بعد میں مسلمان ہوئے اور آپ ان لوگوں میں سے تھے جنھیں ''مخضرمین'' کہا جاتا ہے یعنی عہد رسالت میں مسلمان ہوئے مگر نبی عَلَیْہِ السَّلَامُ سے ملاقات نہ ہوسکی۔

(5) اگر کسی عالم کے سامنے کوئی ایسی بات پیش کی جائے یا کسی شخص کے حوالے سے جو علمی غلطی کر رہا ہو تو اس وقت اس کی اصلاح کر دینی چاہیے وہ اصلاح علمی اعتبار سے غیبت میں شمار نہیں ہوگی جیسا کہ عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کعب بن احبار کے متعلق فرمایا کہ انھوں نے غلط کہا۔

(6) عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فیصلہ کے لیے حدیث رسول ہی پیش کی تورات نہیں جبکہ وہ تورات کے بھی بہت بڑے عالم تھے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ فیصلہ قرآن وسنت سے ہوگا سابقہ کسی کتاب سے نہیں کیوں کہ وہ محرف بھی ہیں اور منسوخ بھی۔

(7) ''کوہِ طور'' جہاں موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے قرآنِ مجید نے اس جگہ کو ''وادی مقدس'' کے نام سے یاد فرمایا ہے۔

(8) اس حدیث سے پتا چلتا کہ جانوروں کو بھی جمعے کے دن کا علم اور قیامت کا قائم ہونا جمعے کے دن یہ سب کچھ طبعی طور پر ان کی فطرت میں شامل کر دیا گیا ہے۔

(9) تین مسجدوں کے علاوہ زیارت کا سفر کرنا حرام ہے۔

(10) عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایک فقیہ صحابی تھے ''ان کا کہنا ہے کہ ''وہ گھڑی نماز میں ہے'' یہ معتبر تاویل ہے مگر سنن نسائی کی حدیث میں یہ الفاظ اس طرح ہیں: ''قائم یصلی'' یعنی وہ کھڑا نماز پڑھتا ہو۔ حالانکہ عمومیت میں نماز کا انتظار بیٹھ کر ہی کیا جاتا ہے اہل علم نے ان روایات میں تطبیق یوں دی ہے کہ: ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی حدیث میں قائم

کے معنی عبد اللہ بن سلام کی حدیث کی روشنی میں ''ثابت'' کے ہیں یعنی بیٹھ کر انتظار کرنے کے ہیں کیوں کہ عموماً نماز کا انتظار بیٹھ کر کیا جاتا ہے۔یا پھر یہاں قائم کی قید ''قید وصفی'' ہے یعنی یہ قید نمازی کی عمومی حالت کے پیش نظر ہے کیوں کہ نماز کھڑے ہو کر ادا کی جاتی ہے لہٰذا مذکورہ الفاظ کی روشنی میں نماز کا انتظار کھڑے ہو کر لازمی قرار نہیں پایا۔(تفصیل کے لیے دیکھیے التعلیقات السلفیه، ص: 333)

(11) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے جمعہ کی گھڑی کے حوالے سے کئی اقوال اپنی شرح میں جمع کیے ہیں تینتالیس (43) اقوال بنتے ہیں۔ (انظر هذه المسألة بالتفصيل في فتح الباري لابن حجر العسقلاني رحمہ اللہ)